رجسٹرڈ ایل نمبر ۳۵

لَنْ الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَاءُ عَسٰۤى اَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

قادیان

روزنامہ

الفضل

ایڈیٹر۔ غلام نبی

The DAILY ALFAZL QADIAN.

تار کا پتہ الفضل قادیان

رجسٹرڈ ایل ۳۵

قیمت فی پرچہ ایک آنہ

قیمت ششماہی اندرون ہند معہ محصول

قیمت ششماہی بیرون ہند ۹

جلد ۲۳	۱۳ر جمادی الثانی ۱۳۵۴ھ	یوم پنجشنبہ	مطابق ۱۲ر ستمبر ۱۹۳۵ء	نمبر ۶۳

مدینۃ المسیح

خدا تعالیٰ کے فضل سے خاندان حضرت مسیح موعود علیہ السلام میں خیر و عافیت ہے۔

مسجد اقصیٰ، مسجد مبارک اور صدر انجمن احمدیہ کے دفاتر کے علاوہ اور بھی کئی ایک گھروں میں بجلی کی تاریں لگ چکی ہیں۔ اور محکمہ بجلی والے کنکشن دے رہے ہیں۔ امید کی جاتی ہے۔ کہ بجلی کا کرنٹ جلد آ جائے گا۔

۹ ستمبر۔ ڈاکٹر عطر دین صاحب کی ہمشیرہ کچھ عرصہ بیمار رہنے کے بعد وفات پا گئیں۔ انا للّٰہ وانا الیہ راجعون۔ حضرت مولوی سید محمد سرور شاہ صاحب نے جنازہ پڑھایا۔ اور مرحومہ مقبرہ بہشتی میں دفن ہوئیں۔ احباب دعائے مغفرت کریں۔

ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

انبیاء کی صداقت کا مابہ الامتیاز نشان

فرمودہ ۱۲ر ستمبر ۱۹۰۵ء

"افترا اور کذب تو ایک مکروہ اور غیر طبعی امر ہے۔ انسان کب تک اس کو اختیار کر سکتا ہے۔ ہمارے دشمن تو ہمیشہ منتظر رہتے ہیں۔ کہ یہ اب مارے گئے اور اب ہلاک ہوئے۔ مگر ہر دفعہ ان کو ندامت اٹھانی پڑتی ہے۔ ہر طرح سے ایذا دیتے ہیں قتل کی دھمکیاں دیتے ہیں۔ ہمارے قتل کے جواز کے فتوے دیتے ہیں خون کے مقدمات بناتے ہیں مگر خدا ہر امر میں بقول ان کے کاذب کی طرفداری کرتا ہے۔ ہماری دشمنی کے سبب ان کی شریعت بھی بدل گئی۔ خدا جو صادق کا معاون ہوا کرتا تھا۔ اب ان کے نزدیک کاذب کا معاون ہونے لگا۔ یہ عداوت ان کو کشاں کشاں کہاں لے جائیگی۔ معلوم ایسا ہوتا ہے۔ کہ یہ عناد ان کو رفتہ رفتہ لَاۤ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ کے حلقہ سے باہر نکال دیگا۔ صادق کے لئے ایک امر مابہ الامتیاز ہوتا ہے اگر وہ نہیں۔ تو انبیاء کی صداقت مشتبہ ہو جاتی ہے۔"

(الحکم ۱۷ر نومبر ۱۹۰۵ء)

اخبار احمدیہ

درخواست ہائے دعا

(۱) میری صحت اچھی نہیں رہتی۔ تمام احمدی احباب سے التجا کی جاتی ہے۔ کہ میرے لئے خاص طور پر دعا فرمائیں۔ نیز میرے بچوں کے واسطے بھی۔ کہ اللہ تعالیٰ ان کو نیک اور متقی بنا کر خادم سلسلہ بنائے۔ خاکسار راجہ غلام محمد خان احمدی چک امرچ کشمیر (۲) میرے چچا ماسٹر مولاداد صاحب بعارضہ بخار ٹائیفائڈ قریباً ایک ماہ سے بیمار ہیں۔ احباب ان کی کامل صحت کے لئے دردِ دل سے دعا فرمائیں۔ خاکسار ماسٹر محمد فضل داد قادیان (۳) میرا بھانجہ اعجاز احمد سخت بیمار ہے۔ احباب دعائے صحت فرمائیں۔ خاکسار عبدالعظیم نوشہرہ ککے زئیاں (۴) خاکسار بیس روز سے بیمار ہے۔ کمزوری زیادہ ہے۔ احباب سے دعا کی التجا کی جاتی ہے۔ خاکسار عبدالرحمٰن کنڈکٹر بلگام (۵) چوہدری عبدالستار صاحب ولد چوہدری فیروز الدین صاحب سکنہ کاٹھ گڑھ ضلع ہوشیارپور بیمار ہیں۔ احباب ان کی صحت کے لئے دعا فرمائیں۔ خاکسار عبدالمومن قادیان (۶) مریدکے (ضلع شیخوپورہ) میں ہماری تیرہ دوکانیں ہیں۔ یہاں کے ہندو دکنزی وغیرہ ہماری دوکانوں کو نقصان پہنچانے کی خاطر بازار کے سامنے سے زمین لے کر بازار کا رستہ بند کرنا چاہتے ہیں۔ احباب دردِ دل سے دعا فرمائیں۔ کہ مولا کریم ہمیں اس شرارت سے محفوظ رکھے محمد بشیر آزاد مریدکے (۷) خاکسار کی بیوی بیمار ہے جس کی وجہ سے سخت تکلیف کا سامنا ہے۔ بچے بھی بیمار ہیں۔ برادران سلسلہ کی خدمت میں درخواست ہے۔ کہ دعا فرمائیں۔ اللہ تعالیٰ سب کو صحت دے۔ خاکسار حبیب الرحمٰن چکسان (۸) میرے دوست شریف احمد صاحب باجوہ علیا آباد چک ۱۰۵ جھنگ برانچ کی والدہ صاحبہ عرصہ دو ماہ سے بیمار چلی آرہی ہیں۔ سب احمدی بھائی اور بہنیں ان کی کامل صحت کے لئے دردِ دل سے دعا کریں۔ خاکسار محمد عبداللہ قادیانی (۹) چوہدری عبدالرحیم خان صاحب رئیس کاٹھ گڑھ ضلع ہوشیارپور کی اہلیہ صاحبہ بیمار ہیں۔ دعائے صحت کی جائے۔ خاکسار عبدالمومن قادیان (۱۰) میرے ایک دوست بنی احمد سرگودہا کو ایک مقدمہ کے دوران میں قید کی سزا ہوئی ہے۔ اب اپیل دائر ہے۔ دعا کریں۔ کہ اللہ تعالیٰ کامیابی بخشے۔ نیز خاکسار ایک سال سے کان کی بیماری میں مبتلا ہے۔ دعائے صحت فرمائی جائے۔ خاکسار عبداللطیف ریاست بہاولپور چک نمبر ۱۶۸ (۱۱) بندہ کی ہمشیرہ رسول بی بی صاحبہ اکثر بیمار رہتی ہیں ان کی صحت کلی کے لئے عاجزانہ درخواستِ دعا ہے۔ خاکسار محمد ابراہیم مدرس لوئر مڈل سکول سومن ضلع شیخوپورہ

اعلاناتِ نکاح

(۱) مورخہ ۲۳ اگست مسماۃ رابعہ بی بی بنت میاں دیوان علی صاحب سکنہ سرائے عالمگیر ضلع گجرات کا نکاح منشی برکت علی صاحب ہیڈ کنسٹیبل کوئٹہ سے بعوض مبلغ دوسو روپیہ مہر مولوی عبدالکریم صاحب مولوی فاضل جہلم نے پڑھا۔ احباب جماعت سے رشتہ کے بابرکت ہونے کے دعا کی درخواست ہے۔ خاکسار مرزا محمد افضل حکیم بانی تحصیل کھاریاں (۲) میرے لڑکے عبدالکریم کا نکاح ۳ ستمبر دختر چوہدری سلطان علی صاحب سکنہ بھیرو چیچی سے بعوض مہر مبلغ یکصد روپیہ پڑھا گیا۔ دعا کی جائے۔ خدا تعالیٰ مبارک کرے۔ خاکسار بدر الدین سکنہ موضع عالمہ (۳) یکم ستمبر ۳۵ء ڈاکٹر سید محمد یوسف شاہ صاحب احمدی کا نکاح بنت سید احمد شاہ صاحب پنشنر سے بعوض پانسو روپیہ حق مہر جناب مولوی سعد الدین صاحب نے پڑھا۔ خدا تعالیٰ زوجین اور ان کے لواحقین کے لئے یہ نکاح مبارک کرے۔ خاکسار لعل خان سکرٹری امور عامہ انجمن احمدیہ کھاریاں۔ (۴) ۱۶ اگست ۳۵ء قریشی محمد سعید صاحب انسپکٹر آرمی ریمونٹ گوجرہ کا نکاح مسماۃ زینب بیگم صاحبہ بنت قمر الدین صاحب کشمیری کے ساتھ بعوض مبلغ یک ہزار روپیہ مہر جناب طفیل محمد صاحب نے مسجد احمدیہ گوجرہ میں پڑھا۔ اللہ تعالیٰ اس نکاح کو فریقین کے لئے بابرکت کرے۔ خاکسار غلام حسین سکرٹری انجمن احمدیہ گوجرہ

ولادت

(۱) خاکسار کے گھر ۲ ستمبر لڑکا تولد ہوا۔ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ نے عطاء اللہ نام تجویز فرمایا ہے۔ خاکسار کے بھائی کے ہاں بھی ۶ ستمبر کو لڑکا پیدا ہوا ہے۔ احباب بچوں کی درازیٔ عمر و خادم دین ہونے کے لئے دعا فرمائیں۔ خاکسار رحیم بخش قادیان

دعائے مغفرت

(۱) میرے والد بزرگوار جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے پرانے خدام میں سے تھے۔ مورخہ ۲۱ و ۲۲ اگست ۳۵ء کی درمیانی شب بروز جمعرات اس دار فانی سے رحلت فرما کر اپنے حقیقی مولا سے جا ملے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ احباب دعائے مغفرت کریں۔ خاکسار منشی عبدالغنی احمدی جنرل سکرٹری انجمن احمدیہ دھرمکوٹ بگہ (۲) میرا چھوٹا بھائی محمد مسیح ۱۶ اگست اپنے مولائے حقیقی سے جا ملا۔ انا للہ وانا الیہ راجعون مرحوم نہایت مخلص احمدی تھا۔ احباب دعائے مغفرت کریں۔ خاکسار محمد شفیع ہیڈ ماسٹر کوٹ اود حال رخصتی بھیرہ (۳) خاکسار کی دختر صابرہ بیگم بعارضہ تپ محرقہ بیمار رہ کر فوت ہوگئی ہے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون دوست دعائے مغفرت کریں۔ اسی طرح شیر خان احمدی بعارضہ سل فوت ہوگیا ہے۔ اس کے لئے بھی دعائے مغفرت کی درخواست ہے۔ خاکسار نظام الدین سکرٹری انجمن احمدیہ ڈیریانوالہ (۴) شیر محمد صاحب احمدی بلاچور بیمار رہنے کے بعد فوت ہوگئے ہیں۔ احباب دعائے مغفرت کریں۔ مرحوم نیک اور نہایت مخلص تھے۔ خاکسار غلام الدین بلاچور (۵) کیرنگ کی جماعت احمدیہ کے سکرٹری مال منشی عبدالعزیز خانصاحب چند روز بیمار رہ کر انتقال فرما گئے۔ مرحوم نہایت مخلص اور احمدیت کی تبلیغ کا جوش رکھنے والا تھا۔ احباب دعا فرمائیں خدا تعالیٰ ان کی مغفرت کرے۔ اور انہیں اپنے جوار رحمت میں جگہ دے۔ خاکسار عبدالرحیم کیرنگ (۶) میرے والد چوہدری حاکم علی صاحب موضع ڈیہی ڈاکخانہ کوٹلی لوہاراں ضلع سیالکوٹ کل مورخہ ۸ ستمبر کو فوت ہوگئے ہیں۔ احباب ان کا جنازہ غائب پڑھیں۔ اور ان کے لئے دعائے مغفرت کریں۔ محمد تقی الدین ہیڈ ماسٹر ریفارمیٹری سکول نیو دہلی۔ (۷) حاجی اللہ بخش صاحب فیروزپوری حال آرڈیننس ڈپو لاہور چھاؤنی کا اکلوتا لڑکا میاں محمد صدیق مورخہ ۷ اگست ایک لمبا عرصہ بیمار رہنے کے بعد فوت ہوگیا۔ انا للہ وانا الیہ راجعون

خدا کے فضل سے جماعت احمدیہ کی روز افزوں ترقی

۹ ستمبر ۱۹۳۵ء کو بیعت کرنے والوں کے نام

ذیل کے اصحاب بذریعہ خطوط حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کے ہاتھ پر بیعت کرکے داخلِ احمدیت ہوئے:

نمبر	نام	مقام
۱	السید محمد عبدالعلی	مصر
۲	السید احمد عبدالرحیم الحسینی	"
۳	نواب الدین صاحب	ضلع سرگودہا
۴	کرم الدین صاحب	"
۵	نور احمد صاحب	"
۶	شریف احمد صاحب	"
۷	غلام محمد صاحب	"
۸	بخت بی بی صاحبہ	"
۹	بیگم بی بی صاحبہ	ضلع سرگودہا
۱۰	میاں کامل دین صاحب	"
۱۱	راج بی بی صاحبہ	"
۱۲	فضلاں بی بی صاحبہ	"
۱۳	محمد افضل خانصاحب	ضلع گورداسپور
۱۴	لال الدین صاحب	ضلع لائلپور
۱۵	سید ابراہیم شاہ صاحب	سندھ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الفضل

قادیان دارالامان مورخہ ۱۲ جمادی الثانی ۱۳۵۴ھ

ترجمان احرار کا خواجہ کمال الدین صاحب مرحوم کے ایک رؤیا سے بیہودہ استدلال

صدر احرار کے چہرہ سے بدبختی کا داغ دھونے کی ناکام کوشش

روزنامہ "مجاہد" (یکم ستمبر) میں جسے احرار نے اپنی از دست رفتہ عزت و شہرت کو ڈھونڈنے کے لئے ٹمٹماتا ہوا چراغ بنا رکھا ہے۔ اس اعلان کے جواب میں جو مولوی حبیب الرحمٰن لدھیانوی کے متعلق ان کے والد جناب مولوی محمد ذکریا صاحب کا "الفضل" میں درج کیا گیا تھا۔ ایک کتاب "مجدد کامل" کے حوالہ سے جو خواجہ کمال الدین صاحب مرحوم کی تصنیف ہے۔ رؤیا نقل کیا گیا ہے۔ جس کے الفاظ یہ ہیں:۔

"غالباً گیارہ بجے کا وقت ہوگا جب مجھ پر ایک خفیف سی غنودگی طاری ہوئی۔ میں نے دیکھا۔ کہ میرے خیمہ کے مغربی دروازہ سے دو شخص داخل ہوئے۔ ایک جوان۔ دوسرا معمر۔ اول الذکر تو جناب مرزا بشیر الدین محمود تھے۔ جن کو میں نے فوراً پہچان لیا۔ لیکن ان کے رفیق کو کبھی میں نے ایسی حالت میں نہ دیکھا تھا۔ اس لئے میں ان کو نہ پہچان سکا ان کا لباس لٹھ کھادی کا تھا۔ اور وہ بھی کسی قدر کثیف۔ سر پر بغیر کلاہ کے ململ کی پگڑی گلے میں پرانی وضع کا کرتہ۔ اور نیچے ایک تہ بند۔ لیکن جب یہ دونوں میری چارپائی کے نزدیک کرسیوں پر بیٹھ گئے۔ تو میں نے پہچان لیا۔ کہ یہ حضرت اقدس ہیں۔ آپ کا چہرہ غمگین تھا۔ آپ کی اس حالت نے مجھے غمناک کر دیا۔ اور میں نے روتے ہوئے آپ سے دریافت کیا۔ کہ یہ کیا حالت ہے آپ نے خشمناک حالت میں میاں محمود کی طرف دیکھا۔ اور فرمایا۔ کہ یہ سب اس کا کیا ہوا ہے۔ یہ نوجوان کسی کی نہیں مانتا۔ جو اس کے دل میں آتا ہے۔ کرتا ہے"۔

"مجاہد" میں اپنی مسخ شدہ ذہنیت کے ماتحت اس سے یہ استدلال کیا گیا ہے۔ کہ "مرزا بشیر الدین نے خود بھی نہایت طمطراق سے اس مکاشفہ کی ان الفاظ میں تصدیق کی ہے۔ جو الفضل میں شائع ہو چکے ہیں۔ ملاحظہ ہو۔ میں نہ ناظروں کی پروا کروں گا۔ نہ انجمن کی۔ نہ افراد کی۔ اور نہ جماعتوں کی۔ اور نہ مشوروں سے کام لونگا"!

پیشتر اس کے کہ خواجہ کمال الدین صاحب مرحوم کے رؤیا کی حقیقت بیان کی جائے یہ ذکر کر دینا ضروری معلوم ہوتا ہے۔ کہ الفضل کے حوالہ سے حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کے جو الفاظ نقل کئے گئے ہیں۔ ان کا سیاق و سباق چونکہ دیدہ دانستہ ترک کر دیا گیا ہے اس لئے اصل مفہوم ظاہر نہیں ہوتا۔ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ نے جو کچھ فرمایا۔ وہ یہ ہے کہ "پچھلے سال میں نے بتایا تھا۔ کہ میں نے جس قربانی کا مطالبہ کیا ہے۔ یہ بہت ہی کم ہے آئندہ کے لئے جو سکیم میرے مدنظر ہے۔ وہ بہت بڑی قربانیوں کا تقاضا کرتی ہے۔ اور اب یہی ہوگا۔ کہ کمزوروں کے متعلق ہم یہی کہیں گے۔ کہ اللہ تعالیٰ ان کو مغفرت کرے اور جو باقی ہیں۔ ان کو آگے بڑھائے جاؤنگا اور اس صورت میں خواہ دس آدمی بھی میرے ساتھ ہوں۔ انجام کار فتح انہی کی ہوگی۔ پس ان معاملات میں اب میں نہ ناظروں کی پروا کرونگا۔ نہ انجمن کی۔ نہ افراد کی۔ اور نہ جماعتوں کی۔ اور نہ مشوروں سے کام کرونگا۔ اب تو یہی ہے۔ کہ جو ہمارے ساتھ چل سکتا ہے چلے اور جو نہیں چل سکتا۔ وہ پیچھے رہ جائے۔ اس پوزیشن میں اب میں کوئی تبدیلی کرنے کے لئے تیار نہیں۔ حتیٰ کہ فتح کا دن آجائے"!

ہر وہ شخص جسے خدا تعالیٰ نے عقل سلیم عطا فرمائی ہے۔ ان الفاظ سے یہی سمجھ سکتا ہے کہ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کو اللہ تعالیٰ نے ایسا اولوالعزم بنایا ہے۔ کہ آپ مشکلات کے میدان میں۔ اور حوادث کے طوفان میں بغیر اس کے کہ کوئی آپ کا ساتھ دے۔ یا نہ دے آگے ہی آگے بڑھنے کا اعلان فرما رہے ہیں اس اولوالعزمی۔ مضبوطی قلب اور ثبات قدم کو "اکڑفوں" قرار دینا انہی لوگوں کا شیوہ ہو سکتا ہے۔ جن کا خمیر جہالت کے مادہ سے اٹھایا گیا ہے۔ اور بغض و عداوت میں آٹھوں پہر جل رہے ہیں:۔

پھر حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ نے اسی موقعہ پر یہ بھی فرمایا ہے۔ کہ "بے شک مشورہ میں میں اب بھی دوسروں کو شامل کرونگا۔ لیکن کرونگا وہی جو مجھے خدا تعالیٰ سمجھائے کیونکہ اب جنگ کا زمانہ ہے جب کما نڈر وہ تحقیق خود ہی کرتا ہے جسے ضروری اور مناسب سمجھتا ہے۔ اور بے ہودہ بحثوں میں وقت ضائع نہیں کرتا"

غالباً یہ الفاظ "مجاہد" نے اس لئے درج نہیں کئے۔ کہ اس سے اس کے باطل استدلال کی تردید ہوتی ہے:۔

باقی رہا خواجہ کمال الدین صاحب کا رؤیا۔ اس کے متعلق یہ یاد رکھنا چاہیئے۔ کہ کئی قوی وجوہ ایسے ہیں۔ جن کے ماتحت اس رؤیا کو من جانب اللہ قرار نہیں دیا جا سکتا۔ بلکہ یہ خواجہ کمال الدین صاحب مرحوم کے اس وقت کے خیالات کا پرتو ہے اس لحاظ سے یہ نفسانی خواب تو کہلا سکتی ہے مگر رحمانی خواب نہیں ہو سکتی۔ رؤیا کے ناقابل قبول ہونے کی پہلی وجہ یہ ہے۔ کہ خدا تعالیٰ سے یہ بہت ہی بعید ہے۔ کہ وہ ایک شخص کے متعلق دو متضاد خبریں اپنے بندوں کو دے۔ مثلاً ایک طرف تو یہ خبر دے۔ کہ میرا فلاں بندہ بہت نیک ہے اور دوسری طرف یہ بتائے۔ کہ وہ نیک نہیں۔ ایسی صورت میں جب اس برگزیدہ انسان کے ذریعہ جسے خواجہ صاحب بھی خدا تعالیٰ کا برگزیدہ اور مامور تسلیم کرتے رہے ہیں۔ خدا تعالیٰ نے حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کے متعلق یہ بشارت دی کہ میں تجھے ایسا بیٹا دونگا۔ جو اپنے کاموں میں اولوالعزم ہوگا وہ نہایت ذکی۔ اور فہیم۔ اور دل کا حلیم ہوگا وہ علوم ظاہری و باطنی سے پر کیا جائے گا۔ وہ کلمۃ اللہ ہے۔ کیونکہ خدا تعالیٰ نے اسے اپنے کلمہ تمجید سے بھیجا خدا تعالیٰ کا سایہ اس کے سر پر ہوگا۔ وہ جلد جلد بڑھیگا۔ اسیروں کی رستگاری کا موجب ہوگا۔ قومیں اس سے برکت پائیں گی۔ اور زمین کے کناروں تک اس کا نام عزت سے لیا جائے گا۔ تو پھر کس طرح ممکن ہے۔ کہ خواجہ صاحب کا اس کے خلاف رؤیا رحمانی قرار پا سکے۔

دوسری وجہ جس کی بناء پر یہ رؤیا من جانب اللہ نہیں سمجھا جا سکتا۔ یہ ہے۔ کہ خواجہ صاحب اس پارٹی سے تعلق رکھتے تھے جو حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کی مخالفت میں مرکز سے علیحدگی اختیار کر چکی ہے۔ اور جو عداوت اور دشمنی میں بڑے سے بڑے معاندین سے کم نہیں۔ جیسا کہ آج تک اس کے طرز عمل سے ثابت ہے۔ اور خود خواجہ صاحب نے حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کے خلاف بارہا نہایت دل آزاد اور رنجیدہ رویہ اختیار کیا۔ ایسی حالت میں ان کو جو رؤیا دکھایا گیا۔ اس میں انہی جراثیم کا دخل تھا جو ان کے قلب میں پائے جاتے تھے۔

تیسری وجہ یہ ہے۔ کہ خواجہ صاحب کے اس رؤیا کو خود ان کے ہم خیال لوگوں نے قابل اعتنا نہ سمجھا بلکہ لغو قرار دیا۔ حتیٰ کہ اس شخص نے جسے خواجہ صاحب قبلہ مولوی صاحب اور حضرت امیر کہا کرتے تھے۔ یعنی مولوی محمد علی صاحب۔ وہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی ایک تحریر کا حوالہ دیتے ہوئے خواجہ صاحب کو ان لوگوں میں شامل کر چکے ہیں۔ جن کا رؤیا اس دودھ کی طرح ہوتا ہے جس میں پیشاب ملا ہوا ہو۔ جس رؤیا کی یہ حقیقت رؤیا دیکھنے والے کے حضرت امیر کے نزدیک ہو۔ اسے کسی اور کا درست قرار دینا بے ہودگی کی انتہا نہیں تو اور کیا ہے:۔

چوتھی وجہ جس کی بناء پر یہ رویاء صحیح نہیں سمجھا جا سکتا یہ ہے کہ خواجہ صاحب کی نگاہ میں اپنی خاص اغراض کے ماتحت احمدیت کی کوئی خاص قدر و وقعت باقی نہ رہ گئی تھی اور وہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام سے عملی رنگ میں وابستگی ضروری نہ سمجھتے تھے۔ بلکہ ان کا طریقِ عمل بہت کچھ اس کے خلاف تھا۔ اور یہ ایسی بات ہے کہ جن لوگوں کی رفاقت کا وہ آخری دم تک دم بھرتے رہے۔ انہیں بھی اس بارے میں ان سے شکایت تھی۔ چنانچہ مولوی محمد علی صاحب نے انکے متعلق لکھا "جس محسن نے انہیں اس بلند مقام پر پہونچایا۔ اس کی طرف سے غفلت یا بے پرواہی کسی صورت میں بھی جائز نہ تھی"۔

اس امر کو زیادہ وضاحت کے ساتھ غیر مبایعین کے ایک سرکردہ رکن ڈاکٹر سید محمد حسین شاہ صاحب نے بذریعہ اخبار پیغام صلح بایں الفاظ پیش کیا۔ "۱۹۱۰ء سے لیکر ۱۹۲۹ء کے دسمبر تک احمدیہ انجمن اشاعتِ اسلام نے دوکنگ مشن کی روپیہ اور آدمیوں سے امداد کی۔ اور اس کے انتظام میں اس کے اراکین اپنا قیمتی وقت دیتے رہے۔ لیکن اس کل عرصہ میں جناب خواجہ صاحب لفظِ احمدیت سے اسی طرح گریز کرتے رہے جیسا کہ یہ کوئی زہریلا اثر رکھنے والا نام ہے۔ اپنی کل تحریروں کتابوں رسالوں میں عزیز منزل سرفاس لئے لکھا جاتا رہا۔ تاکہ احمدی کے نام سے ڈر کر کوئی اس مشن کی امداد نہ چھوڑ دے۔ ایک عرصہ تک صاحب انجمن اشاعت اسلام لاہور کے ساتھ صرف اس امر پر جھگڑا ہوتا رہا کہ ان کے مشن کے لئے جو روپیہ آئے۔ اس پر مہر جو ہو۔ وہ فنانشل سیکرٹری دوکنگ مشن کی ہو۔ انجمن کی نہ ہو۔ یہی نہیں۔ یہ مرض بڑھتا گیا۔ اور آخر انجمن کی کل خدمات کو پس پشت ڈالکر نہایت بے باکی سے ایک ٹرسٹ بنایا گیا۔ جس میں انجمن کا تعلق پسند نہیں۔ وہ صرف اس لئے کہ لفظ احمدیہ اس کے ساتھ ہے جو لوگوں کو بھڑکا دیگا۔ اور امداد سے باز رکھیگا اور اس طرح ثابت کر دیا۔ کہ وہ لفظِ احمدی سے کیسے بیزار ہیں"۔

"روپیہ جمع کرنے کی غرض سے حضرت مسیح موعود علیہ السّلام کے نام کو تبلیغ سے باہر نکالنے کی کوشش پھر نامِ احمدی کو دور رکھنے کے لئے تجاویز سوچنا۔ اور آخرکار خصائص تعلیم احمدیہ کو تبلیغ اسلام کے لئے غیر ضروری نہ سمجھنے سے خواجہ صاحب کا قدم بلندی نہیں پستی کی طرف جا رہا ہے"۔

جس شخص کی احمدیت کے متعلق اس سے گہرا تعلق رکھنے والوں کی یہ رائے ہو۔ جس کے رویاء کو اس کا امیر پیشاب ملا ہوا دودھ قرار دے چکا ہو۔ اس کے کسی ایسے رویاء سے جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے واضح الہامات اور بشارات الٰہیہ کے صریح خلاف ہے۔ کسی احراری کا استدلال کرنا صد درجہ کی بے وقوفی اور کور چشمی ہے اور صدرِ احرار کے متعلق اس کے والد ماجد کے اعلان کے مقابلہ میں سراسر بے ہودہ اور فضول کوشش۔ اس طرح بدبختی کا وہ ٹیکہ قطعاً نہیں دھل سکتا۔ جو صدر احرار کے چہرہ پر اس کا والد اپنے ہاتھ سے لگا چکا ہے کیا احرار کہہ سکتے ہیں۔ کہ الفضل کا پیش کردہ اعلان مولوی حبیب الرحمٰن کے والد مولوی محمد زکریا صاحب کا لکھا اور شائع کردہ نہیں ہے اور کیا وہ بتا سکتے ہیں۔ کہ صدر احرار کے متعلق اس سے بڑھکر کسی کی رائے درست ہو سکتی ہے جو اُسے دنیا میں لانے کا باعث بنا۔ اگر نہیں اور یقیناً نہیں۔ تو ذرا غور سے یہ الفاظ ملاحظہ ہوں۔ کہ "حبیب الرحمٰن اول درجہ کا گستاخ۔ مغرور۔ جاہل۔ بے ادب۔ گمراہ اسے نہ خدا کا خوف نہ رسول کا ڈر۔ نہ باپ کا لحاظ۔ نہ استاد کا ادب۔ نہ دوست کا خیال نہ محسن کا پاس ہے"۔

یہ کوئی خواب نہیں۔ بلکہ حقیقت ہے کسی مخالف کے الفاظ نہیں۔ بلکہ باپ کے ہیں۔ جس کی شفقت اور خیر خواہی دنیا میں بے مثال سمجھی جاتی ہے۔ کسی ناواقف کے نہیں۔ بلکہ اپنے بیٹے کے متعلق ایک باپ کے ہیں۔ پھر انکے درست اور صحیح ہونے میں کیا شک ہو سکتا ہے۔ اور جن لوگوں کے صدر کی اس کے باپ کے الفاظ میں یہ حالت ہو۔ انہیں مسلمانوں کی دینی اور دنیوی راہنمائی کا دعویٰ کرتے ہوئے شرم آنی چاہئے۔ اور دنیا کو منہ دکھانے کی بجائے چلو بھر پانی میں ڈوب مرنا چاہئے۔

مسٹر مظہر علی اظہر کی نظم اور اُس کا جواب

حضرت امیر المؤمنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ کی ایک تازہ نظم جو الفضل کے ایک گزشتہ پرچہ میں شائع کی گئی ہے۔ اس کے جواب میں مسٹر مظہر علی صاحب اظہر نے ایک نظم لکھکر شاعری کا منہ چڑانے کے علاوہ احراری تہذیب و شرافت کا بھی خوب مظاہرہ کیا ہے۔ اور ساتھ ہی کذب بیانی سے کام لیا ہے۔ وہ نظم اور اس کا جواب ایک نوجوان احمدی کی طرف سے جنہیں احمدیت میں داخل ہوئے تھوڑا ہی عرصہ ہوا ہے۔ درج ذیل کیا جاتا ہے۔

(۱)

دکھ ہے کیوں محمود کو پڑھ کر کتابِ زندگی — کم ہے ٹانک وائن سے کیا یہ شرابِ زندگی
قادیاں میں اور بٹالے میں کئے تھے کس نے قتل — ذمہ کس بیکس کے ہے یہ سب حسابِ زندگی
نام پر مسجد کے تیری فتنہ زائی کے طفیل — کھل گیا احرار پر اک اور بابِ زندگی
تو سمجھتا ہے۔ کہ قوت مٹ گئی احرار کی — مجلسِ احرار کا ہے اب شبابِ زندگی
ناخنوں نے کس حکومت کے بجایا ہے بتا؟ — تیرے بابا کی نبوت کا رُبابِ زندگی
ہے عبث ذکرِ شہادت چھوڑ کر حکمِ جہاد — جا ترے حصے میں آیا ہے سرابِ زندگی
گھر جلا کر غیر کا جو ناچتا تھا امن میں — بجھ گیا وہ شعلۂ عالم کبابِ زندگی
تم کرو بدنام مسجد کے بہانے سے ہمیں — ہم دکھائینگے تمہیں پھر آب و تابِ زندگی

آج کل شملے سے ہے الہام کا تجھ پر نزول
پر ڈرائے گا تجھے آخر یہ خوابِ زندگی

مظہر علی اظہر

(۲)

تو سمجھتا ہے جسے جامِ شرابِ زندگی — لغویت کا ہے پلندہ وہ کتابِ زندگی
مفتری۔ کذاب۔ کچھ خوفِ خدا بھی چاہیئے — ہو نہ جائے ہر نفس تیرا عذابِ زندگی
ہاں یونہی تم کرتے جاؤ قوم سے غداریاں — اور کھلتے جائینگے ہر روز بابِ زندگی
نغمۂ تکذیبِ احمدؑ رنگ لایا دیکھئے! — پھٹ گیا احرار کا آخر ربابِ زندگی
کیا خبر تم کو شہادت کیا ہے اور کیا ہے جہاد؟ — کر رہا ہے غرق ذوقِ آب و تابِ زندگی
خرمنِ احرار پر گرتے ابھی دیکھا نہیں؟ — برق زا وُہ شعلۂ عالم کبابِ زندگی
لوٹتے تھے جو کہ کل اسلامیانِ ہند کو — آج وہ احرار ہیں وقفِ عذابِ زندگی
خاک میں ساری تمہاری حسرتیں مل جائینگی — خواب ہے اک خواب۔ ذوقِ آب و تابِ زندگی

قدر الہامات کی طالب وہ کیا جانیں بھلا
فتنہ و شر جن کا ہو لبِ لبابِ زندگی

طالب جالندھری

دشنام طرازی اور حقیقت حال کے اظہار میں فرق

"زمیندار" مجریہ ۸ ستمبر میں کوئی صاحب حسین احمد ساکن سہارنپور اپنے ایک مکتوب میں فرماتے ہیں:-

"میں اب اخبار کے ذریعہ لاہوری اور قادیانی دونوں جماعتوں کے ہوشمند اور فہمیدہ اشخاص سے یہ دریافت کرنا چاہتا ہوں۔ کہ آپ لوگوں کی عقل پر کیسے پردے پڑ گئے ہیں۔ ایسے بد اخلاق اور کاذب شخص کو اپنا پیشوا بنا لیا ہے۔ ذرا سوچو تو سہی مرزا نے جابجا اپنے آپ کو محمد صلعم کا بروز اور ظل (ظاہر) کیا ہے .... آپ کی کامل متابعت کا دعوے کیا ہے اور بباعث فنا فی الرسول ہونے کے جناب ختم المرسلین کے وجود ہی میں داخل ہو گئے .... کیا ہمارے نبی محمد صلے اللہ علیہ وسلم بھی اپنے مخالفین سے ایسی ہی فحش کلامی سے پیش آیا کرتے تھے جیسے بروزی مدعی نبوت پیش آیا ہے"

آگے چل کر "شر البریہ" وغیرہ قرآن کریم کے سخت الفاظ کے متعلق آپ فرماتے ہیں:-

"یہ الفاظ تو وحی الہٰی ہیں۔ خدا تعالےٰ عالم الغیب کے لئے اختیار ہے۔ کہ اپنے بندوں کے لئے جو چاہے۔ مناسب الفاظ استعمال کرے ..... کیا حضورؐ پُرنور نے بھی جن کے متعلق خدا خود فرماتا ہے۔ انک لعلیٰ خلق عظیم۔ کبھی اپنی زبان سے ایسی دُشنام طرازی سے کام لیا جیسے مدعی ظلی ..... نے دُشنام گوئی سے کام لیا"

صاحب مذکور نے یہ سب کچھ اُن الفاظ کے متعلق لکھا ہے۔ جو حضرت مسیح موعودؑ علیہ الصلوٰۃ والسّلام نے اپنی کتب میں مختلف مقامات پر علماء سُو کے متعلق تحریر فرمائے۔ اور جنہیں مخالفین "دشنام طرازی" سے تعبیر کرتے ہیں۔ قلم دشمن کے ہاتھ میں۔ اسے اختیار ہے جو چاہے لکھے۔ لیکن ایک چیز ہے۔ جو میں صاحب مکتوب کی عقل و دیانت کے سامنے پیش کرنا چاہتا ہوں اور وُہ یہ ہے۔ کہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے۔ کہ غیر قوموں کے سرداروں اور بزرگوں کی عزت کرو۔ لیکن صاحب مکتوب نے اپنی تحریر میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے متعلق جو انداز اختیار کیا ہے۔ اس کے متعلق بتائیں۔ کہ اس میں کہاں تک انہوں نے رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ارشادِ مقدس کی تعمیل کر کے اپنی فرمانبرداری اور اطاعتِ رسولِ اکرمؐ کا ثبوت دیا ہے۔ جب حالت یہ ہے کہ آپ جیسے رسول اکرم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی محبت کے زبانی دعوے دار ایسے اخلاق سے جو رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اخلاق کے منافی۔ اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی مقدس تعلیم کے سراسر خلاف ہوں اپنے آپ کو سید ان مباحثہ میں پیش کریں تو ان ہیں حالات اگر آپ کے لئے کوئی نام تجویز کر دیا جائے۔ جو آج سے ساڑھے تیرہ سو سال پہلے خود رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے تجویز کیا تھا۔ تو اس میں بگڑنے کی کیا بات ہے:۔

سنئے۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جو لقب تجویز فرمایا ہے۔ وُہ علماءهم شر من تحت ادیم السماء۔ یعنی نیلے آسمان کے نیچے بسنے والے کتوں، بلیوں، خنزیروں بدمعاشوں اور خبیثوں سے بھی بدتر جب آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ان یہودی صفت علماء کے لئے جو زبان سے رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی محبت کا دعوے کرتے ہیں۔ لیکن اپنے اعمال و اخلاق سے حضورؐ کو بدنام کرنے کی کوشش کرتے ہیں علماءهم شر من تحت ادیم السماء کا عربی خطاب دیا ہے۔ تو اگر حضورؐ کے غلام اور ظل و بروز حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اس خطاب کی اردو میں تشریح و تفسیر کر دی تو کیا قیامت آ گئی۔ جب بدنام کنندگان اسلام مولویوں کو رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم علماءهم شر من تحت ادیم السماء فرما سکتے ہیں۔ اور صاحب مکتوب بھی آپ کے اس ارشاد کو حقیقت پر محمول سمجھتے ہوئے اخلاق کے منافی قرار نہیں دیتے۔ تو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام پر کیا الزام؟

سُنئیے۔ "دُشنام طرازی" اور حقیقتِ حال کے اظہار میں زمین و آسمان کا فرق ہے "دُشنام طرازی" ان دل آزار کلمات کو کہتے ہیں۔ جو حقیقت پر مبنی نہ ہوں۔ لیکن حقیقت حال کو دشنام طرازی نہیں کہہ سکتے۔ چاہے وُہ کتنی ہی تلخ ہو۔ اور یہ تو مانی ہوئی بات ہے۔ کہ حقیقتِ حال کا اظہار تلخ ہی ہوا کرتا ہے "الحق مرٌّ" غالباً آپ نے بھی سُنا ہو گا۔ سو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے وُہ کلمات جنہیں آپ ان کی مرارت کی وجہ سے دشنام طرازی قرار دے رہے ہیں "حق" ہیں۔ اور حق سے مرارت جدا نہیں ہو سکتی:۔

آپ نے شر البریہ۔ کے متعلق جو یہ فرمایا ہے۔ کہ "خدا عالم الغیب کو اختیار ہے۔ کہ اپنے بندوں کے لئے جو چاہے مناسب الفاظ استعمال کرے" بجا فرمایا لیکن خدا تعالےٰ کے ان بندوں کو بھی جو "ما ینطق عن الھویٰ ان ھو الا وحی یوحیٰ" کے مصداق ہوتے ہیں۔ یہ اختیار ہے۔ کہ وُہ اپنے مخاطبین کے لئے جو مناسب لفظ چاہیں۔ استعمال کریں۔ اگر حضرت مسیح موعودؑ علیہ الصلوٰۃ والسلام کے مخالفین حضور کی سخت کلامی کو دُشنام طرازی سے تعبیر کرتے ہوئے حق پر ہیں۔ تو قرآن کریم کے وُہ مخالفین بھی حق پر ہوں گے۔ جو قرآن کریم کے الفاظ کو اسی نام سے تعبیر کرتے ہیں۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے کلام میں کوئی ایسی بات نہیں۔ جو قرآن کریم کی حدود سے باہر ہو۔ اور قرآن کریم میں کوئی ایسی بات نہیں۔ جو رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اسوۂ حسنہ میں نہ پائی جاتی ہو۔ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالےٰ عنہا کی فرمودہ حدیث کے مطابق آپ کے اخلاق وُہی ہیں۔ جو قرآن کریم نے بیان کئے۔ پس غور کرنے کا مقام ہے اس شخص کے لئے جسے خدا نے فہم و فراست سے نوازا ہے:۔

باقی رہے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے اخلاق اس کے لئے حضورؐ کے سوانح حیات کا مطالعہ فرمائیے۔ یا ان اخلاق سے اندازہ لگا لیجئے۔ جو حضورؐ کی جماعت ہمیشہ سے پیش کرتی چلی آ رہی ہے جب شاگردوں کے اخلاق اس قدر اعلےٰ اور ارفع ہیں۔ تو استاد کے اخلاق بآسانی معلوم ہو سکتے ہیں:۔

خاکسار میر اللہ بخش۔ تسنیم

حضرت مسیح ناصری علیہ السلام اور شراب

آئے دن مخالفین احمدیت حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی کتاب "کشتی نوح" کے صفحہ ۶۵ سے ایک حوالہ دے کر عوام کو اس دھوکہ میں ڈالا کرتے ہیں۔ کہ نعوذ باللہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے حضرت مسیح ناصری علیہ السلام کو شرابی قرار دیا ہے اس کا جواب ہزاروں دفعہ جماعت احمدیہ کی طرف سے دیا جا چکا ہے۔ کہ یہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا اپنا قول نہیں۔ مگر کیا فرماتے ہیں علمائے دین ان لوگوں کے متعلق جو کھلے طور پر مسیح ناصری علیہ السلام کو شرابی قرار دیتے ہیں۔ جیسا کہ مولانا انوار الحق صاحب ایم۔ اے ڈائرکٹر تعلیمات ریاست بھوپال اپنی کتاب "حقائق اسلام" کے صفحہ ۳۲۵ پر لکھتے ہیں:-

"خیر اور مذہبوں کو تو جانے دیجئے۔ انجیل[1] مقدس سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ خود حضرت عیسےٰ علیہ وعلےٰ نبیّنا الصلوٰۃ والسلام بھی اس سے قطعاً احتراز نہیں کرتے تھے۔ اس کی ممانعت تو انہوں نے یقیناً نہیں فرمائی تھی"

[1] انجیل متی باب ۲۶۔ آیت ۲۷-۲۸

خاکسار خواجہ محمد شفیع احمدی۔ چکوال:

اخبار "احسان" اور عملہ "احسان" کے رازہائے سربستہ کا انکشاف

ایک رازدان کے قلم سے
(۱)

بعض اخبار نویسوں کی شرمناک حالت

ان ایام میں جبکہ بعض اخبارات مسلمانوں کی ہمدردی اور خیر خواہی کے دعوے کی آڑ میں ان کو طرح طرح کی فریب کاریوں سے لوٹ رہے ہیں۔ میں ضروری سمجھتا ہوں کہ اخبار "احسان" کے جن رازہائے سربستہ سے مجھے آگاہی ہے۔ انہیں عالم آشکار کردوں۔ تاکہ مسلمانوں کو معلوم ہوسکے۔ کہ ان کے قومی اخباروں کے کارکن کس قماش کے انسان ہیں۔ اور ان کی تحریریں جن کو بعض لوگ بعض اوقات صحیفہ آسمانی سے بھی زیادہ وقعت دینے پر آمادہ ہوجاتے ہیں۔ کس قدر اعتبار اور اعتماد کے قابل ہوتی ہیں:

قوم اور ملت کے مفاد کی رٹ لگاکر عوام کو دھوکہ دینے میں ان لوگوں کو مطلق کوئی دریغ نہیں ہوتا۔ میں اپنے اس آٹھ دس سالہ تجربہ کے ماتحت جو مجھے ان اخبارات کا کارکن ہونے کے باعث حاصل ہے۔ پورے وثوق اور اطمینان سے کہہ سکتا ہوں۔ کہ یہ لوگ ہمیشہ اپنے ذاتی مفاد کو پیش نظر رکھ کر کسی کی مخالفت یا موافقت کرتے ہیں۔ قوم کا مردہ خواہ دوزخ میں جائے۔ یا بہشت میں ان کو اپنے حلوے مانڈے سے غرض ہوتی ہے۔ اور کس حد تک ایسا کرنے پر مجبور بھی ہوتے ہیں۔ اس لئے کہ مالکان اخبار نے ان کے دماغوں کو معاوضہ دے کر خرید رکھا ہوتا ہے۔ اور وہ مجبور ہوتے ہیں۔ کہ ضمیر کی صحیح آواز پبلک تک نہ پہونچائیں۔ بلکہ جو کچھ انہیں کہا جائے۔ اس کا ڈھنڈورہ پیٹیں۔ خواہ وہ سراسر دروغ بے فروغ ہی ہو پھر نیک و بد کے امتیاز کو بالائے طاق رکھ کر کسی پارٹی یا فرد کی حمایت و مخالفت پر اپنی جولانی طبع دکھاتے ہیں۔ اگر اس میں کمی رہ جائے۔ تو نکال باہر کئے جاتے ہیں۔ پھر انہیں نئے گاہک کی تلاش ہوتی ہے اور اگر کوئی عقل کا کورا گانٹھ کا پورا ہاتھ آجائے۔ تو کیا کہنے وہ وہ سبز باغ دکھائے ہیں۔ کہ جس سے وہ سمجھتا ہے۔ بس اخبار نکالنے کی دیر ہے۔ قوم کے چندہ سے نہ صرف بہت بڑا سرمایہ جمع کرلوں گا۔ بلکہ سیاسیات میں بھی بہت بڑا درجہ حاصل کرلوں گا۔

اخبار "احسان" کا اجرا

اسی قسم کے حالات کے ماتحت روزنامہ "احسان" کا وجود ظہور پذیر ہوا۔ "احسان" کے معرض وجود میں آنے سے قبل اس کے مالک ملک نور الہٰی صاحب کے زیر نظر جو کتب درسی کے تاجر ہیں۔ یہ امر تھا۔ کہ ایک ایسا اخبار جاری کیا جائے۔ جو سررشتہ تعلیم تک محدود ہو۔ اپنی تجارت کو فروغ دیں چنانچہ اس تجویز کے ماتحت انہوں نے پنجاب کا دورہ کیا۔ اور سکولوں کے ہیڈ ماسٹروں وغیرہ سے مل ملاکر اخبار کی امداد کے لئے کچھ وعدے لے آئے۔ مگر اس اثناء میں مرتضےٰ احمد (جو اگر کل زمیندار میں ہیں۔ تو آج انقلاب میں اور اگر کل انقلاب میں ہیں۔ تو آج افغان میں۔ اور جنکو خوش قسمتی سے اپنی تلون مزاجی اور ہچو ما دیگرے نیست کے ماتحت کبھی امن اور چین سے کہیں قیام نصیب نہیں ہوا۔ بے روزگاری کے باعث ملازمت کے متلاشی تھے۔) ملک نور الہٰی صاحب سے ملے۔ اور ان کو وہ سبز باغ دکھائے۔ کہ انہوں نے بجائے ہفتہ وار کے روزنامہ نکالنے کا تہیہ کرلیا۔ اور یہ سمجھ کر کرلیا۔ کہ اگر ناکامی بھی ہوئی۔ تو گھر سے تو کچھ نہ جائے گا۔ اگر جائے گا تو وہی جو روسی بالشویک کا ملک فضل الہٰی قربان کی معرفت ہندوستان میں بالشویکی پروپیگنڈا کے لئے موصول ہوچکا ہے۔ چنانچہ اخبار کا اجرا عمل میں آیا:

اخبار کی پالیسی کس طرح تجویز کی گئی

چونکہ آج کل اخبار کو اس وقت تک کوئی پوچھتا نہیں۔ جب تک کوئی خاص تحریک پیدا کرکے عوام کی ہمدردی حاصل نہ کی جائے۔ اس لئے مرتضےٰ احمد صاحب نے ملک صاحب کو بتایا۔ کہ اخبار کو کامیاب بنانے کے لئے ضروری ہے۔ کہ کوئی خاص تحریک جاری کیجائے۔ جب تک ایسا نہ کیا جائیگا اخبار کامیاب نہیں ہوسکتا۔ آپ کے لئے صرف یہی ایک راستہ ہے۔ کہ آپ ایسی پالیسی اختیار کریں۔ کہ عوام میں شورش پیدا ہوسکے۔ اور وہ اس طرح کہ ہندو مسلم سوال پیدا کرکے عوام کی ہمدردی حاصل کی جائے۔ اس پالیسی پر عمل شروع ہوا ہی تھا۔ کہ "احسان" کے لئے کراچی ایجی ٹیشن میں ہندو مسلم سوال اٹھانے کا ایک اچھا خاصہ موقعہ ہاتھ آگیا۔

اس اثناء میں "زمیندار" ضبطی پریس کے باعث کچھ عرصہ کے لئے ملتوی ہوچکا تھا۔ "احسان" نے میدان صاف دیکھ کر اس کے خریداروں پر قبضہ جمانا شروع کردیا۔ اور اس قبضہ کو زیادہ تقویت اس طلبی ضمانت کے پروپیگنڈا سے دی گئی۔ جو حکومت نے تحریک کراچی میں "احسان" سے طلب کی۔ خوب زور و شور سے طلبی ضمانت کا پروپیگنڈا کیا گیا۔ جائز و ناجائز کوشش کرکے زمیندار کے خریداروں کو "احسان" کی خریداری پر آمادہ کرنے میں لگ گئے۔ اس میں کسی حد تک کامیابی بھی ہوگئی۔ مگر "زمیندار" کے نکلتے ہی وہ تمام خریدار یک لخت چلے گئے۔ اور نہ صرف خود گئے۔ بلکہ اوروں کو بھی اپنے ساتھ لے گئے:

احرار اور "احسان" کا اتحاد

اس موقعہ پر اخبار کی کامیابی کے لئے یہ تجویز سوچی گئی۔ کہ مرتضےٰ احمد خان اپنے ذاتی رسوخ سے دیگر اخبار نویسوں کے سارٹیفکیٹ حاصل کریں۔ اور ان سے اخبار کی کامیابی کے لئے پروپیگنڈا کیا جائے۔ چنانچہ اس پر عمل شروع ہوا۔ ادھر مجلس احرار کے ارکان نے جو ہمیشہ "زمیندار" سے اندرونی طور پر نالاں رہے ہیں۔ "احسان" کا طواف کرنا شروع کیا۔ اگر مولوی حبیب الرحمٰن صبح آئے۔ تو دوپہر عطاء اللہ شاہ صاحب بیٹھے ہیں۔ اور شام کو مظہر علی صاحب پہونچ گئے ہیں۔ تاکہ کسی طرح "احسان" کو قبضہ میں کرلیا جائے۔ اور دینا بھی کچھ نہ پڑے۔ انہوں نے اخبار کی کامیابی کے وہ سبز باغ دکھائے۔ کہ جس کی کچھ حد نہیں۔ مگر ملک نور الہٰی نے ان کی ایک نہ مانی۔ اور صاف کہہ دیا۔ کہ حضرت مال غنیمت میں جب تک ہمیں شریک نہ کیا جائے گا۔ ہم اپنی تجارتی پالیسی پر ہی عمل کریں گے۔ اور جدھر پبلک کا رخ دیکھیں گے۔ ادھر رہیں گے۔ اگر آپ کچھ دلواتے ہیں۔ تو دلوایئے۔ ورنہ تشریف لے جایئے۔ یہ چیز کہ آپ پروپیگنڈا کریں گے۔ اور اخبار کامیاب ہوجائے گا۔ یہ تو رقم دینے کے بعد بھی آپ کو کرنا ہوگا۔ کیونکہ آپ کا فائدہ اسی میں ہوگا۔ کہ آپ کے حق میں جو کچھ لکھا جائے۔ اس کو زیادہ سے زیادہ لوگ پڑھیں۔

ان حالات میں مجبوراً مجلس احرار کو "احسان" کا وظیفہ مقرر کرنا پڑا۔ اور اس کی کامیابی کے لئے کوشش وسعی کی مگر باوجود اس کے "احسان" پانچ سو مستقل خریدار بھی پیدا نہ کرسکا۔

احمدیت کی مخالفت کے ڈھنگ

مجلس احرار نے اپنے وظیفہ کے معاوضہ میں صرف احمدیت کی مخالفت "احسان" کے ذمہ لگائی۔ پھر جو کچھ احمدی جماعت کے خلاف لکھا گیا۔ اس کا بیشتر حصہ ایک صاحب اشرف عطا کے قلم کا مرہون منت ہے۔ جو وہ دفتر کی چار دیواری میں گیارہ بجے بیٹھے بیٹھے ہی تمام ہندوستان کے نامہ نگاروں کے فرائض ادا کرتے۔ راقم سنا کرتا تھا۔ کہ تا نہ باشد چیزکے مردم نگویند چیزہا مگر اس کے خلاف اگر کچھ دیکھا۔ تو احسان کی خبروں کے کالم میں جو ہمارے سامنے بنائی جاتیں۔ اور فخریہ طور پر بلند آواز سے حاضرین کو سنائی جاتی تھیں۔ جب کبھی سوال کیا جاتا۔

حضرت آپ اس طرح خبریں کیوں بناتے ہیں۔ تو جواب ملتا۔ کہ کیا کریں۔ مالک مجبور کرتا ہے۔ کہ مجلس احرار کی حمایت کرو۔ اگر صحیح واقعات لکھتے ہیں۔ تو اس سے مجلس احرار کو کوئی فائدہ نہیں پہونچتا۔ اور وہ خوش نہیں ہوتی۔ جب وہ خوش نہیں ہوتی تو مالک کو وظیفہ کے بند ہونے کا خطرہ لاحق ہوتا ہے۔ اس لئے وہ کہتا ہے۔ کہ اڑتی چڑیا کی نامہ نگاری ایسے رنگ میں کیا کرو۔ کہ بس لوگوں کو معلوم ہو۔ احمدی جماعت بالکل مٹنے کو ہے۔ اس لئے ہم مجبور رہیں۔ کہ مالک کی خوشنودی حاصل کریں۔

شرمناک فریب کاری

منجملہ ان بے شمار قابل مذمت طریقوں کے جو اخبار چلانے اور عوام کی ہمدردی حاصل کرنے کے لئے عمل میں لائے جاتے ہیں۔ اور جن کے باعث سیدھا سادہ مسلمان بلا سوچے سمجھے ان کا شکار بن جاتا ہے۔ فراہمی زر کے لئے دھوکہ اور فریب سے ہی کام لیا جاتا ہے۔ چنانچہ "احسان" میں عوام کو لالچ دے کر بھی روپیہ فراہم کرنے کا یہ طریقہ رائج کیا گیا۔ کہ معمے شائع ہونے لگے۔ ان معموں کے حل میں نہ صرف ٹکٹوں کے ذریعہ روپیہ بٹورا گیا۔ بلکہ ایک لغت کا حوالہ دے کر جو ملک نور الٰہی صاحب کی فرم نے طبع کی ہوئی ہے۔ عوام سے روپیہ وصول کیا گیا۔ اس طریقہ پر کوئی اعتراض نہیں ہوسکتا تھا۔ کیونکہ ہر شخص کو حق ہے۔ کہ وہ اپنی چیز کا اشتہار دے۔ مگر جب معمے کے حل کے روپوں کی تقسیم کا وقت آیا۔ تو نہ صرف اس روپیہ کو ہی ہضم کرنے کی کوشش کی گئی۔ بلکہ اس قابلِ اعتماد انسان کو بھی جسے ملک نور الٰہی صاحب اس کی پہلی ملازمت سے علیحدہ کر کے اپنے ہاں لائے تھے پابستہ دیگر دست بدستے دیگر سے صرف اس قصور پر نکال دیا۔ کہ وہ کیوں ان کی مرضی کے خلاف روپیہ تقسیم کرنے کی ترغیب دے رہا ہے۔ جب معموں کے حل کے روپوں کے متعلق لوگوں میں بدگمانیاں پھیلنی شروع ہوئیں۔ تو یہ چال چلی۔ کہ معمہ بجائے "احسان" کے پتہ کے سلینس سٹور کمپنی کے پتہ سے شائع کر دیا تاکہ عوام کو معلوم ہو۔ کہ یہ کوئی دوسری کمپنی ہے۔ جس کا "احسان" سے کوئی تعلق نہیں۔

حالانکہ یہ سلینس سٹور کمپنی ملک فضل الٰہی قربان کی ہے۔ جو "احسان" کا مینجر ہے۔ علاوہ ازیں۔ ایک پنجابی دواخانہ کے نام سے اشتہار دیا گیا۔ جواب دیا جاتا ہے۔ گنڈے اور تعویذ کا اشتہار بھی شائع ہوتا ہے۔ جس کے پڑھنے سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ تعویذ دینے والے بڑی روحانیت کے مالک ہونگے۔ حالانکہ واقعہ یہ ہے۔ کہ پنجابی دواخانہ اور گنڈے تعویذ کا اشتہار بھی ملک فضل الٰہی قربان کا ہے۔ جو بالشویک پارٹی سے تعلق رکھنے کے باعث کسی مذہب کا پابند نہیں غرض میرا مدعا یہ ثابت کرنا ہے۔ کہ ہر وہ طریق خواہ جائز ہو یا ناجائز فراہمی زر کے لئے عمل میں لانا "احسان" کے لئے عین پالیسی کے ماتحت ہے۔ میں سچ سچ عرض کرتا ہوں کہ ان لوگوں کا حال ہاتھی کی مانند ہے۔ جو کھانے کے لئے اور دانت رکھتا ہے۔ اور دکھانے کے لئے اور۔

"احسان" خطرہ میں

اس وقت اخبار "احسان" کی حالت خاص طور پر خطرہ میں ہے۔ گو ملک نور الٰہی کوشش کر رہے ہیں۔ کہ کسی طرح اس خطرہ سے نکل جائیں۔ اور اس نقصان کی تلافی کر سکیں جو اخبار کے اجراء سے ہوا ہے۔ مگر مشکل نظر آ رہی ہے۔ البتہ اگر حکومت کی منت سماجت سے کوئی صورت پیدا ہو گئی۔ تو کچھ کہا نہیں جا سکتا۔ پیش آمدہ خطرہ کا باعث مجلس احرار کی مخالفت خیال کیا جاتا ہے۔ مجلس احرار کو احسان کی مصیبت سے دلچسپی ضرور ہے۔ جس کی وجہ یہ ہے کہ مجلس احرار نے کوٹہ فنڈ میں سے تقریباً چار ہزار روپیہ "احسان" کو اپنے پراپیگنڈا کے لئے دینا کیا تھا۔ جس میں سے دو ہزار کے قریب ادا کر دیا تھا۔ اور باقی آہستہ آہستہ ادا کیا جانا تھا۔ کہ اس اثناء میں مسجد شہید گنج کا معاملہ شروع ہوگیا "احسان" نے مجلس احرار کے وقار کو خاک میں ملتا دیکھ کر فوراً پالیسی میں تغیر کر لیا۔ اگر "احسان" احرار کی حمایت کرتا۔ تو یقیناً بہت جلد نیست و نابود ہو جاتا۔ مگر پھر بھی گومگو کی صورت میں اُسے بہت بڑا نقصان اٹھانا پڑا۔ ایک تو اس لئے کہ مجلس احرار نے اپنے حلقہ اثر میں "احسان" کے خلاف پراپیگنڈا کیا۔ اور یہی محدود حلقہ تھا۔ جو احسان اپنے

لئے اس وقت تک پیدا کر چکا تھا۔ احرار نے "احسان" کو نمک حرام ثابت کر کے اس کے وقار کو نقصان پہونچایا۔ دوسرے عوام میں "احسان" کی پالیسی میں فوری تبدیلی دیکھ کر بدگمانیاں شروع ہو گئیں کیونکہ "زمیندار" تو انہدام مسجد سے قبل احرار کے خلاف ہو چکا تھا۔ "انقلاب" اور "سیاست" شروع سے ہی مخالف ہیں۔ اگر احرار کا کوئی پرچہ تھا۔ تو "احسان"۔ مگر "احسان" بغیر کوئی وجہ بتائے احرار کے خلاف ہو گیا۔ اور آج تک اس کا یہی حال ہے۔ کہ نہ تو مجلس احرار کی اس رنگ میں مخالفت کرتا ہے۔ جیسی کہ ایک صادق کو کرنی چاہئے۔ اور نہ حمایت کرتا ہے۔ بلکہ دونوں پارٹیوں کو خوش رکھنے کی کوشش میں مصروف ہے مگر اس منافقانہ چال سے دونوں فریق ناخوش ہیں۔ اور "احسان" گرتا جا رہا ہے

مجلس احرار نے جو روپیہ اپنی حمایت کے لئے "احسان" کو دیا تھا۔ اسکے متعلق اس وجہ سے مخالف ہو گئی۔ کہ روپیہ بھی دیا اور کام بھی نہ بنا۔ اور عوام اس لئے بدگمان ہو گئے۔ کہ جس طرف ہوا کا رُخ دیکھا ادھر ہو گیا۔ اور کوئی وجہ پالیسی تبدیل کرنے کی بیان نہ کی۔ ان وجوہات سے مالک اور ایڈیٹر مرتضیٰ احمد عجب شش و پنج میں ہیں۔ جبکہ طلبی ضمانت کی مصیبت سر پر کھڑی ہے۔ ملک صاحب کے وہ تمام خیالات جو اجراء اخبار کا باعث ہوئے۔ ہوا ہو چکے ہیں۔ اور ہزار ہزار گالیاں ان لوگوں کو سُنا رہے ہیں۔ جنہوں نے ان کو سبز باغ دکھلائے۔ اور قسمت کو رو رہے ہیں۔ کہ وہ کونسا منحوس دن تھا۔ جبکہ مرتضیٰ احمد سے ان کی ملاقات ہوئی۔

ضمیر فروشی کی شرمناک مثال

جن دنوں مرتضیٰ احمد صاحب حیاتِ مسیح پر مضمون لکھا کرتے تھے۔ آپ اپنے خاص احباب میں جو ماتحت ہونے کے باعث ست بچن کہنے کے عادی ہیں۔ فخریہ طور پر بیان کیا کرتے تھے۔ کہ گو حیاتِ مسیح کا عقیدہ مشکوک معلوم ہوتا ہے۔ مگر جماعت احمدیہ کے قلعہ کو مسمار کرنے کے لئے ہمارے یہ دلائل کافی ہیں۔ حیات مسیح کے متعلق جو ہم نے لکھ دیا ہے۔ وہ احمدیت کے لئے

ایک ایسی ضرب کاری ہے۔ کہ جس کے باعث وہ ہرگز جانبر نہیں ہو سکتی۔ اور ہمیشہ کے لئے ختم ہو جائے گی۔

اشرف صاحب جن کا نام عطاء اللہ ہے ست بچن کہتے ہوئے فوراً چند نام لکھ کر کہ ان لوگوں نے "احسان" کے مطالعہ سے احمدیت سے توبہ کر لی ہے۔ کاتب کو دے دیتے۔ اور وہ لکھنا شروع کر دیتا۔ کہ اتنے میں آواز دی جاتی۔ نیچے نامہ نگار خصوصی لکھ دیا جائے۔ اور خود ایک اور خبر تیار کرنے میں مصروف ہو جاتے تاکہ مرتضیٰ احمد صاحب کے مضمون کی دھاک بیٹھ جائے۔ اور مرتضیٰ احمد بھی اپنی اس طرح تعریف دیکھ کر خوش ہو جائیں بسا اوقات تو یہ ہوتا۔ کہ اشرف صاحب خود ایک مضمون تیار کرتے۔ جس میں "احسان" کی تعریف ہوتی۔ اور خود کسی مقام کے نامہ نگار کی طرف سے شائع کر دیتے۔

احمدیت کی تعریف دفتر احسان میں

عملہ "احسان" میں ایک صاحب ایسے بھی ہیں جو مرزا غلام احمد صاحب کے بیحد مداح ہیں۔ اور کبھی کبھی انکا ذکر کرتے رہتے ہیں۔ چنانچہ ایک بار جب مرتضیٰ احمد نے دردِ گردہ سے شفا پانے پر عملہ کی دعوت کی۔ تو ان صاحب نے مرزا صاحب کی بیحد تعریف کی۔ اور بیان کیا۔ کہ یہی ایک مرد جری تھا جس نے اسلام کے مقابلہ میں عیسائیت اور آریہ مت کو پاش پاش کر دیا ہے۔ اور قیامت تک عیسائیت اور آریہ مت عہدہ برا نہیں ہو سکتے مرزا صاحب پر یہ اتہام لگایا جاتا ہے۔ کہ انہوں نے حضرت عیسےٰ علیہ السلام کی توہین کی۔ اگر یہ مان بھی لیا جائے۔ کہ مرزا صاحب نے ایسا کیا۔ تو اچھا کیا ذرا عیسائیوں کی کتابیں ملاحظہ فرمائیں۔ انہوں نے رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم پر کیسے کیسے ناروا الزام لگائے ہیں۔ انکے مقابلہ میں مرزا صاحب نے تو کچھ بھی نہیں لکھا۔ اور پھر جو کچھ لکھا ہے۔ صرف الزامی جواب کے طور پر انکی کتابوں سے یا یہودیوں کی کتابوں سے لکھا ہے۔ اور وہ کچھ لکھ گیا۔ کہ قیامت تک عیسائیت کو جواب کی تاب نہیں۔ آجکل تمام مناظر جو حنفی جماعت سے تعلق رکھتے ہیں تمام دلائل مرزا صاحب کی کتابوں سے آریہ اور عیسائی مذہب کے مقابلہ کے وقت بیان کرتے ہیں۔ اور اصل بات تو یہ ہے۔ کہ کوئی عالم مرزا صاحب کے دلائل کو اس وقت تک توڑ نہیں سکا۔ آگے کا علم نہیں۔ اور اس میں کوئی شک نہیں جو کچھ مرزا صاحب نے کیا۔ اسلام کی فضیلت کے

جماعت احمدیہ کی شاندار مالی قربانی کی چوتھی فہرست

اللہ تعالیٰ کے فضل وکرم سے جماعت احمدیہ کے اسّی فی صدی احباب "چندہ تحریک جدید" کے وعدوں کو پورا کر چکے ہیں۔ ان کی اداکردہ رقوم سیدنا امیر المومنین حضرت اقدس خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کے حضور پیش کرتے ہوئے دعا کی درخواست کی جا رہی ہے۔ بعض جماعتوں کے احباب اپنے پہلے وعدے میں اضافہ کر کے مزید رقوم بھی ادا کر رہے ہیں۔ چنانچہ جماعت مانڈلے نے اطلاع دی ہے۔ کہ مفتی فضل کریم صاحب اور بھائی کریم بخش صاحب ٹیلر ماسٹر نے دس دس روپیہ اپنے وعدہ میں اضافہ کر کے ادا کئے ہیں۔ جزاہم اللہ احسن الجزاء۔ جماعتوں کی اطلاعات سے پایا جاتا ہے کہ جو احباب باقی رہتے ہیں۔ وہ اس کوشش میں ہیں کہ اپنے پہلے سال کے وعدہ کو ۳۱ اکتوبر ۱۹۳۵ء سے پہلے جو آخری میعاد ہے۔ اپنی موعودہ رقم ادا کر دیں۔ اللہ تعالیٰ کے فضل وکرم سے امید ہے کہ ۳۱ اکتوبر ۱۹۳۵ء تک تمام وعدے پورے ہو جائیں گے۔

جن احباب نے اگست میں اپنے وعدے پورے کئے ہیں۔ ان کی فہرست شکریہ کے ساتھ شائع کی جاتی ہے۔ اللہ تعالیٰ احباب کی اس قربانی کو قبول فرمائے۔ اور اس کا اجر عظیم عطا فرمائے۔ نیز مزید قربانیوں کی توفیق بخشے۔ آمین

خاکسار:۔ برکت علی خان فنانشل سکرٹری تحریک جدید

ڈاکٹر مفتی محمد صادق صاحب ناظر امور عامہ۔ قادیان
خان صاحب مولوی فرزند علی صاحب ناظر امور عامہ۔ قادیان
ڈاکٹر سید محمد حسین شاہ صاحب محلہ دارالعلوم قادیان
میاں برکت اللہ صاحب طالبعلم جماعت دہم۔ قادیان
مہتہ عبدالرزاق صاحب قادیان
مرزا برکات احمد صاحب قادیان
منشی محمد اسحٰق صاحب محرر کشمیر کمیٹی قادیان
چودھری پیر محمد صاحب ننگل خورد
مولوی محمد الدین صاحب ہیڈ ماسٹر ہائی سکول قادیان
قاضی محمد عبد اللہ صاحب بی۔ اے بی۔ ٹی ہائی سکول قادیان
حافظ غلام محمد صاحب ۔ قادیان
ماسٹر محمد بخش صاحب ۔ ہائی سکول ۔ قادیان
قاضی محمد احسن صاحب ۔ ہائی سکول۔ قادیان
چوہدری شاہ دین صاحب ہائی سکول۔ قادیان
صوفی غلام محمد صاحب بی۔ ایس سی ہائی سکول۔ قادیان
ماسٹر حسن محمد صاحب ہائی سکول قادیان۔
ماسٹر نواب الدین صاحب ہائی سکول۔ قادیان
ماسٹر غلام محمد صاحب عبد۔ ہائی سکول قادیان
ماسٹر نور الٰہی صاحب جنجوعہ۔ ہائی سکول۔ قادیان
مولوی محمد جی صاحب ۔ ہائی سکول قادیان
ماسٹر چراغ محمد صاحب ۔ ہائی سکول قادیان
حکیم عبد العزیز صاحب ۔ ہائی سکول۔ قادیان
صوفی محمد ابراہیم صاحب ۔ ہائی سکول۔ قادیان
قریشی رشید احمد صاحب ارشد ہائی سکول۔ قادیان
شیخ الطاف حسین صاحب ہائی سکول۔ قادیان
میاں محمد الدین صاحب مالی مرحوم ہائی سکول قادیان۔
چوہدری غلام محمد صاحب ہیڈ ماسٹرس اے۔ نصرت گرلز سکول قادیان
استانی عنایت بیگم صاحبہ نصرت گرلز سکول۔ قادیان
استانی امۃ العزیز صاحبہ نصرت گرلز سکول۔ قادیان
استانی سردار بیگم صاحبہ نصرت گرلز سکول۔ قادیان
استانی میمونہ بیگم صاحبہ نصرت گرلز سکول۔ قادیان
استانی صفیہ بیگم صاحبہ ۔ نصرت گرلز سکول قادیان
استانی آمنہ بیگم صاحبہ ۔ نصرت گرلز سکول قادیان
استانی امۃ اللہ بیگم صاحبہ نصرت گرلز سکول۔ قادیان
استانی زینب بیگم صاحبہ ۔ نصرت گرلز سکول۔ قادیان
استانی رحمت النساء صاحبہ نصرت گرلز سکول قادیان
ڈاکٹر حشمت اللہ صاحب ۔ نور ہسپتال قادیان
صوفی محمد یعقوب صاحب ڈسپنسر 〃
ڈاکٹر قاضی لعل الدین صاحب نور ہسپتال قادیان
ملک نور خان صاحب ڈسپنسر نور ہسپتال۔ قادیان
سید نادر شاہ صاحب بہشتی نور ہسپتال قادیان
میاں غلام محمد صاحب وارڈ کیپر نور ہسپتال قادیان
جنابہ ظفر نور صاحبہ نرس نور ہسپتال قادیان۔
اہلیہ ڈاکٹر قاضی لعل الدین صاحب نور ہسپتال۔ قادیان
اہلیہ صوفی محمد یعقوب صاحب ڈسپنسر نور ہسپتال قادیان
میاں یوسف حسین صاحب مینیجر ہوٹل جگوار
ای۔ محمود صاحب 〃
کے۔ حسین صاحب 〃
جی۔ محمد ہارون صاحب 〃
چوہدری غلام جیلانی صاحب کمپونڈر جماعت گڑھ شنکر
ماسٹر قطب الدین صاحب جماعت گڑھ شنکر۔
حکیم ناظر حسین صاحب خانانوالی میانوالی کوٹ باجوہ
چوہدری رحمت خان صاحب خانانوالی میانوالی کوٹ باجوہ
چوہدری نصر اللہ خان صاحب خانانوالی میانوالی کوٹ باجوہ
میاں فضل الدین صاحب خانانوالی میانوالی۔ کوٹ باجوہ
مستری عبد اللہ صاحب خانانوالی میانوالی کوٹ باجوہ
حاجی فضل الدین صاحب خانانوالی میانوالی کوٹ باجوہ
مستری فتح محمد صاحب خانانوالی میانوالی کوٹ باجوہ
میاں طالعمند صاحب خانانوالی میانوالی کوٹ باجوہ
میاں گلاب خان صاحب خانانوالی میانوالی۔ کوٹ باجوہ
مولوی میر اسحاق علی صاحب محبوب نگر
مولوی محمد عثمان صاحب 〃
مرزا احمد بیگ صاحب 〃
بابو سید محمد صاحب اوورسیر محبوب نگر
اہلیہ صاحبہ میر اسحاق علی صاحب وکیل 〃
والدہ 〃
مولوی محمد صدیق صاحب سوداگر 〃
مولوی محمد اسمٰعیل صاحب جیغدار 〃
مولوی عبد الرحیم صاحب مولوی فاضل 〃
مرزا شریف احمد بیگ 〃
منشی احمد الدین صاحب کمالیہ
شیخ حبیب الرحمٰن صاحب بی۔ اے ڈی۔ آئی۔ محبوب نگر
از والدہ صاحبہ (مرحوم) شیخ حبیب الرحمٰن صاحب محبوب نگر
از اہلیہ صاحبہ شیخ حبیب الرحمٰن صاحب محبوب نگر
از بچگان شیخ حبیب الرحمٰن صاحب محبوب نگر
از خوشدامن شیخ حبیب الرحمٰن صاحب محبوب نگر
ماسٹر فضل الٰہی صاحب وزیر آباد
اہلیہ مستری مہر اللہ صاحب 〃
بابو شاہ محمد صاحب 〃
چوہدری دین محمد صاحب 〃
حافظ فیض احمد صاحب 〃
بابو محمد صدیق صاحب 〃
میاں محمد یوسف صاحب 〃
میاں عمر الدین صاحب 〃
میاں امام الدین صاحب 〃
بابو محمد ابراہیم صاحب 〃
بابو محمد عزیز صاحب خانکی ہیڈ 〃
میاں محمد الدین صاحب ملازم ریلوے سٹیشن وزیر آباد۔ وزیر آباد
ملک عبد الرحیم صاحب اوورسیر حافظ آباد
چوہدری کرم الٰہی صاحب گرداور حافظ آباد
اہلیہ صاحبہ چوہدری کرم الٰہی صاحب حافظ آباد
قاضی ضیاء اللہ صاحب اول مدرس حافظ آباد
چوہدری محمد حیات صاحب حافظ آباد
ماسٹر بشیر احمد صاحب 〃
چوہدری حشمت علی صاحب 〃
مولوی محمد عبد اللہ صاحب 〃
اہلیہ چوہدری رحمت علی صاحب 〃

سید محمد شاہ صاحب فتح پور
منشی سراج دین صاحب ״
میاں محمد عالم صاحب ״
میاں محمد بخش صاحب ٹھیکیدار قلعہ لال سنگھ
چوہدری عبدالحق صاحب ״
میاں میراں بخش صاحب ״
میاں مولا بخش صاحب ״
چوہدری اللہ بخش صاحب ״
چوہدری غلام حسین صاحب ״
چوہدری غلام احمد صاحب ״
میاں نور احمد صاحب ״
میاں نواب خان صاحب ״
میاں فقیر صاحب ״
چوہدری علی احمد صاحب ״
میاں عبدالقدیر صاحب ״
ملک نثار محمد صاحب دوالمیال جہلم
بابو محمد عبدالرشید صاحب امرتسر
ہمشیرہ صاحبہ خورد بابو محمد عبدالرشید سارچور
بابو یوسف علی صاحب پارہ چنار
اہلیہ صاحبہ مولوی احسان الحق صاحب پورینی بھاگل پور
میاں محمد عبدعلی صاحب حافظ آباد
میاں محمد ایوب صاحب سب ڈپٹی مجسٹریٹ بھاگل پور
بابو بشیر احمد صاحب درویش
سید حیدر شاہ صاحب مونگ
بابو محمد پریل صاحب کمال ڈیرہ
میاں حسن الدین صاحب چھچھو کھیوہ
بابو فضل محمد خان صاحب رائے پور
سنتری محمد عالم صاحب انجن شیڈ لالہ موسیٰ
حکیم محمد شریف صاحب سکرٹری انصار اللہ بٹالہ
حافظ عبدالرحمٰن صاحب حویلی منٹگمری
میاں محمد رفیق صاحب ورگاوٹی
بابو عنایت الہٰی صاحب دفتر سپرنٹنڈنٹ گورداسپور
سید عباس علی شاہ صاحب نواب شاہ سندھ
شیخ محمد عبداللہ صاحب انبالہ
بابو عبدالرحمٰن صاحب امیر ״
بابو عبدالحکیم صاحب محاسب ״

بابو کرامت اللہ صاحب انبالہ
بابو عبدالحمید صاحب پسر بابو عبدالرحمٰن صاحب انبالہ
شیخ احمدالدین صاحب انبالہ
شیخ غلام محمد صاحب ״
بابو محمد بخش صاحب ״
بابو عبدالحمید صاحب ״
بی بی عزیزہ بیگم اہلیہ بابو عبدالحلیم صاحب انبالہ
اہلیہ صاحبہ بابو عبدالرحمٰن صاحب انبالہ
اہلیہ میاں محمد عبداللہ صاحب انبالہ
اہلیہ صاحبہ شیخ احمدالدین صاحب ״
دختر میاں محمد عبداللہ صاحب ״
״ ״ ״ ״
حاجی عبدالکریم صاحب کراچی
صوفی عبدالحکیم صاحب ״
شیخ محمد صدیق صاحب ״
بابو رفیع الزمان صاحب ״
چوہدری عبدالحق صاحب بی۔اے ״
شیخ عبدالمجید صاحب ״
بابو حسن خان صاحب ״
ملک مبارک احمد صاحب ״
میاں افتخار حسین صاحب ״
بابو عطاء اللہ صاحب معہ والدہ صاحبہ کراچی
سید رحمت علی شاہ صاحب کراچی
ماسٹر امین الدین صاحب ״
سیٹھ صالح محمد صاحب ״
ماسٹر عبدالغفور خان صاحب ״
بھائی محمد رمضان صاحب ״
بابو محمد نذیر صاحب ״
چوہدری مشتاق احمد صاحب ״
مرزا عبدالحکیم بیگ صاحب ״
بھائی گل محمد صاحب ״
بابو نذیر احمد صاحب اوورسیر ״
فقیر عبداللہ خان صاحب ״
شیخ اعجاز احمد صاحب سب جج منٹگمری
مولوی محمد رحیم الدین صاحب ״
منشی برکت علی صاحب پٹواری ״
شیخ حاجی محمد صاحب تاجر ״
شیخ عبدالعزیز صاحب کنسٹیبل ״
بابو غلام حسین صاحب ״
بابو نذیر احمد صاحب کلرک ڈسٹرکٹ بورڈ منٹگمری

مرزا احمد شریف بیگ صاحب منٹگمری
بابو نصیر احمد صاحب کلرک پوسٹ آفس منٹگمری
مرزا نواب بیگ صاحب ہیڈ ڈرآفس مین منٹگمری
شیخ محمد کریم صاحب منٹگمری
ڈاکٹر عبدالقیوم صاحب ״
سید محمد مسعود شاہ صاحب ״
بابو فیض محمد صاحب ״
بابو محمد خورشید صاحب اوورسیر ״
اہلیہ صاحبہ بابو محمد خورشید صاحب منٹگمری
شیخ رشید احمد صاحب قانونگو منٹگمری
چوہدری غلام مرتضیٰ صاحب ״
جمعدار محمد اسمٰعیل صاحب ״
منشی رحمت علی صاحب ״
اہلیہ صاحبہ مرزا عبدالقیوم صاحب منٹگمری
ڈاکٹر نذیر احمد خان صاحب محمد پور منٹگمری
منشی عطا محمد صاحب ہیڈ کنسٹیبل ״
سید سردار شاہ صاحب ״
اہلیہ صاحبہ ڈاکٹر نذیر احمد خان صاحب منٹگمری
ماسٹر عطاء الرحمٰن صاحب ٹیچر منٹگمری
اہلیہ صاحبہ میاں محمد اکبر صاحب منٹگمری
اہلیہ صاحبہ چوہدری محمد سعید صاحب منٹگمری
اہلیہ صاحبہ چوہدری محمد شریف صاحب وکیل منٹگمری
اہلیہ صاحبہ بابو نذیر احمد صاحب منٹگمری
اہلیہ صاحبہ چوہدری محمد اسمٰعیل صاحب منٹگمری
منشی محمد بخش صاحب گرداور سرگودھا
والدہ صاحبہ چوہدری ولی محمد صاحب سرگودھا
بابو محمد شریف صاحب ٹیلی فون اپریٹر گورداسپور
اہلیہ صاحبہ محمد شریف صاحب ٹیلی فون اپریٹر گورداسپور
میاں داد خان صاحب کیرنگ

نظارت بیت المال کی ضروری اطلاع

میں متعدد بار اعلان کر چکا ہوں۔ کہ مرکزی چندہ سے کسی صاحب کو میری اجازت کے بغیر سفر خرچ وغیرہ کے لئے رقم نہ دی جایا کرے خواہ وہ کارکن مرکزی ہی کیوں نہ ہو۔ سوائے ناظر صاحبان یا افسران صیغہ جات صدر انجمن کے۔ کہ انہیں دوران سفر میں بکار سلسلہ عالیہ احمدیہ اگر سفر خرچ کے لئے ضرورت پڑ جائے۔ تو باخذ رسید دیدی جایا کرے۔ جس کی اطلاع فوراً بیت المال میں دینی لازم ہوگی۔ اس کے سوا خواہ مبلغ ہو یا اور کوئی رکن میری تحریری اجازت کے بغیر کسی کو سفر خرچ وغیرہ کے لئے مرکزی چندہ کی رقم نہ دی جایا کرے۔ خواہ اس کے متعلق مرکزی افسر کی بھی تحریر کیوں نہ ہو۔

اگر کوئی عہدہ دار مقامی جماعت پھر بھی میرے اس اعلان کے خلاف عمل کرے گا۔ تو اس کی ذمہ داری اس پر ہوگی۔ نظارت بیت المال ایسی خرچ شدہ رقوم کی ذمہ دار نہ ہوگی۔

ناظر بیت المال۔ قادیان

ایک ضروری تصحیح

ایمپائر ورکرز کونسل ویسٹ لنڈن کا جماعت احمدیہ پر احرار کے مظالم کے خلاف بطور احتجاج جو ریزولیوشن "الفضل" ۳۰ جولائی ۱۹۳۵ء میں اخبار "آبزرور" کے حوالہ سے شائع ہوا۔ وہ دراصل اخبار "دی ویسٹ لنڈن آبزرور" (The West London Observer.) میں شائع ہوا تھا۔ الفضل میں غلطی سے صرف "آبزرور" لکھا گیا۔ اس کی اصل انگریزی نقل معاصر سن رائز ۱۲ اگست میں شائع ہو چکی ہے۔ اس میں اخبار "ویسٹ لنڈن آبزرور" کا ہی حوالہ دیا گیا ہے۔ "آبزرور" اور "دی ویسٹ لنڈن آبزرور" دو الگ الگ اخبار ہیں۔

ریویو اردو کے وی پی آتے ہیں

جن احباب نے ابھی تک ۱۹۳۵ء سال حال کا چندہ نہیں دیا یا اس سے بھی پہلے کا بقایا ان کے ذمہ ہے۔ وہ براہ مہربانی ۲۵ ستمبر تک چندہ اور بقایا بذریعہ منی آرڈر ارسال فرمائیں۔ ورنہ ۵ اکتوبر کا رسالہ ان کے نام وی پی کیا جائے گا۔ اور ۵ آنے کا زائد خرچ انہیں دینا پڑے گا۔ ہم باقاعدہ ان کے نام رسالہ بھیج رہے ہیں۔ ان کا فرض ہے۔ کہ چندہ اور بقایا ادا کر کے ہماری حوصلہ افزائی فرمائیں۔

مینجر ریویو اردو

غیر سرکاری جیل وزیٹروں کی ضرورت

ہمارے احباب میں سے اگر کوئی صاحب جیل خانہ جات پنجاب کے غیر سرکاری وزیٹر ہوں۔ تو راقم الحروف کو اطلاع دیں۔ ایک ضروری کام کے لئے ضرورت ہے۔

فتح محمد سیال قادیان

مختلف مقامات میں تبلیغ احمدیت

بہلول پور میں جلسہ

چودہری عنایت اللہ صاحب بہلول پور سے لکھتے ہیں۔ ایک غیر احمدی نے یہاں آکر دو روز جماعت احمدیہ کے خلاف تقریریں کیں۔ اور جواب کے لئے غیر احمدی معززین کی کوشش کے باوجود دس منٹ سے زیادہ وقت دینے پر آمادہ نہ ہوا۔ اس لئے یکم و ۲ اگست کو ہم نے اپنے جلسہ کا انتظام کیا۔ مولوی محمد شریف صاحب مولوی فاضل نے پہلے روز وفات مسیح علیہ السلام پر مدلل تقریر کی۔ اور مخالف مولوی کو مقابلہ کے لئے بلایا۔ غیر احمدیوں نے بھی اسے سامنے لانے کی کوشش کی۔ مگر وہ نہ آیا۔ ۲ اگست کو بعض غیر احمدیوں نے کوشش کی۔ کہ مناظرہ ہو جائے۔ مگر مخالف مولوی اس پر آمادہ نہ ہوا۔ رات کے وقت ہم نے لیکچروں کا انتظام کیا۔ تو مخالفین نے شور و شر اور دشنام طرازی شروع کر دی۔ حتیٰ کہ تلاوت قرآن کریم پر بھی خاموش نہ ہوئے۔ غیر احمدی مولوی نے لوگوں کو ہمارے خلاف سخت مشتعل کیا۔ اور احمدی مستورات کی عزت و عصمت پر حملے کرنے کی کھلم کھلا الفاظ میں تلقین کی۔ لوگوں نے سخت بائیکاٹ کر رکھا ہے۔ مگر ہم خدا کے فضل سے مستقل ہیں۔ اور مشکلات سے گھبراتے نہیں۔

بمبئی میں تبلیغ

خواجہ محمد یوسف صاحب بمبئی سے لکھتے ہیں۔ کہ جنوبی ہند کے تبلیغی وفد نے انفرادی تبلیغ کے علاوہ نیبر ہڈ ہال میں ایک جلسہ میں تقریریں کیں۔ ایک ممبر نے دنیا میں زلزلے آنے کی وجہ مذہبی نقطۂ نگاہ سے بیان کی۔ اور اس رنگ میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی صداقت ثابت کی۔ لیکچر حاضرین دلچسپی سے سنتے رہے۔ راجہ محمد اسلم صاحب بی۔ اے نے بھی دنیا کے آئندہ مذہب پر دلچسپ تقریر کی۔ اختتام پر سوالات کا موقعہ دیا گیا۔ صرف ایک اینگلو انڈین نے بعض سوالات کئے۔ جن کے مدلل جواب دیئے گئے۔

علاقہ مرادان میں تبلیغ

مولوی خلیل الرحمٰن صاحب مولوی فاضل لکھتے ہیں کہ عرصہ زیر رپورٹ میں میں علاقہ رستم میں تبلیغ کے لئے گیا۔ ۴۵ میل کا سفر کیا۔ اور بارہ دیہات میں پھر کر خوانین اور معززین کو انفرادی تبلیغ کی۔ اور ٹریکٹوں کے مختلف سٹ دیئے لاریوں میں سفر کرنے والے مسافروں کو بھی ٹریکٹ تقسیم کئے گئے۔

ضلع گجرات میں تبلیغ

مولوی محمد نذیر صاحب مولوی فاضل لکھتے ہیں۔ کہ میں گیانی واحد حسین صاحب کے ساتھ ۱۸ اگست کو کھاریاں پہونچا۔ جہاں احمدی عورتوں و بچوں کو ضروری نصائح کیں۔ ۱۹ کو موضع لوزنگ میں گئے۔ اور متفرق سوالات کے جواب دیتے رہے۔ رات کے وقت جلسہ کیا گیا۔ جس میں غیر احمدیوں کے اعتراضات کے جواب دیئے۔ گیانی صاحب نے خاتم النبیین کے موضوع پر دلچسپ تقریر کی۔ اگلے روز ہم موضع اڑہ پہونچے۔ یہاں بھی تقریریں کیں۔ جن میں دیگر مذاہب کے متعلق اسلام کی تعلیم پیش کی۔ بعض غیر احمدی اشرار شور و شر کرتے ہوئے جلسہ میں آگھسے مگر ہندوؤں اور سکھوں نے جو مالکان دیہہ ہیں۔ دھکے مار مار کر ان کو باہر نکال دیا۔ ان لوگوں نے علیحدہ جلسہ کر کے حضرت کرشن علیہ السلام کی ہتک کا الزام حضرت مسیح موعود علیہ السلام پر لگا کر ہندوؤں کو مشتعل کرنا چاہا مگر ناکام رہے۔ رات کو کھاریاں پہونچے۔ اور گیانی صاحب نے حضرت باوا نانک رحمۃ اللہ علیہ صاحب کے مذہب پر تقریر کی۔

لائل پور میں عیسائیوں سے مناظرہ

مولوی غلام احمد صاحب لکھتے ہیں۔ ۱۰ اگست احراریوں کے زیر اہتمام منعقدہ ایک جلسہ میں پادری میلا رام نے الوہیت مسیح کفارہ اور تثلیث کے موضوع پر تقریریں کیں۔ اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام پر بھی اعتراضات کئے۔ اختتام جلسہ پر قاضی محمد نذیر صاحب نے اس کی تقریر کی نامعقولیت ثابت کی۔ قاضی صاحب کی تقریر کو حاضرین نے بہت پسند کیا۔ دوسرے روز پھر پادری صاحب کا لیکچر ہوا۔ اور قاضی صاحب نے اس کے بھی پرخچے اڑا دیئے۔ مگر احرار نے عیسائیوں کی حمایت میں ہمارے خلاف بکواس شروع کر دی۔ اور جب ہم چلنے لگے تو احراری غنڈوں نے دھکے مارنے اور پتھر پھینکنے شروع کر دیئے۔ آخر ایک احمدی دوست کے مکان میں ہم نے پناہ لی۔ اور یہ لوگ دیر تک باہر کھڑے ہو کر بدزبانی کرتے رہے۔

اجنالہ (ضلع سرگودہا) میں عیسائیوں سے مناظرہ

ملک رحمت اللہ صاحب لکھتے ہیں ۱۳ اگست احراریوں کی حمایت میں پادری میلا رام نے حیات مسیح پر تقریر کی۔ بعد میں قاضی محمد نذیر صاحب سے مناظرہ ہوا۔ جس میں عیسائیوں کو سخت ناکامی ہوئی۔ جس سے کھسیانے ہو کر احرار نے احمدیوں پر حملہ کر دیا۔ مگر خدا نے ان کو ناکام رکھا۔

ڈیرہ بابا نانک میں جلسہ

بشیر محمد صاحب لکھتے ہیں۔ ۱۴ اگست یہاں تبلیغی جلسہ ہوا۔ مولوی محمد اسماعیل صاحب نے غیر احمدیوں کے اعتراضات کے جوابات میں دو گھنٹہ تقریر کی۔ احراری ارد گرد شور کرتے رہے۔ جس پر شرفاء نے ان کو ملامت کی۔

موضع بڈوتی ضلع ہوشیارپور میں تبلیغی جلسہ

۲۸ اگست ۱۹۳۵ء کو مولوی بدر الدین صاحب احمدی ہمراہ میاں عبد الحمید صاحب احمدی بڈوتی تشریف لائے تبلیغی جلسہ کا انتظام زیر صدارت چودہری دوست محمد خان صاحب احمدی ایم۔ اے بی۔ ٹی کیا گیا۔ عبد الرحمٰن غیر احمدی نے جلسہ کا اعلان ہونے پر لوگوں کو احمدیت کے خلاف بھڑکایا اور جلسہ میں آنے سے لوگوں کو روکنے کی پوری کوشش کی۔ لیکن خدا کے فضل سے زیر صدارت چودہری صاحب موصوف کاروائی جلسہ ۹ بجے شب شروع ہوئی۔ صدر موصوف نے جلسہ کی غرض و غایت مختصر الفاظ میں بیان فرمانے کے بعد مولوی صاحب کا تعارف حاضرین سے کرایا۔ اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی صداقت کے ثبوت پیش کئے۔

بعد ازاں مولوی صاحب کی تقریر شروع ہوئی۔ انہوں نے حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی پیشگوئیاں پیش کرتے ہوئے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی صداقت واضح طور پر بیان فرمائی۔ اور از روئے قرآن مجید و احادیث آپ کا عین وقت پر مامور ہونا ثابت کیا۔

تقریر کے بعد بعض غیر احمدیوں کی طرف سے اعتراضات کئے گئے۔ جن کے جوابات قرآن کریم کے حوالجات سے ہی دیئے گئے بعض شریف النفس اصحاب پر مولوی صاحب کی تقریر اور گفتگو کا نہایت اچھا اثر ہوا۔ اور جلسہ بخیر و خوبی اختتام پذیر ہوا۔ محمد خان زمان

انجمن ہائے احمدیہ ضلع گوجرانوالہ کو نہایت ضروری اطلاع

ضلع گوجرانوالہ کی تمام احمدیہ انجمنوں کے کارکنوں کی خدمت میں گزارش ہے۔ کہ وقت کی تنگی کو ملحوظ رکھتے ہوئے جلد سے جلد اپنے ہاں نیشنل لیگ قائم کریں۔ اور ممبران عہدیداران نیشنل لیگ اور رضاکاران کی مکمل فہرست نیشنل لیگ گوجرانوالہ کو بھیج دیں۔ تاکہ آل انڈیا نیشنل لیگ کو اطلاع دی جاسکے۔

تمام فہرستیں ہر لحاظ سے مکمل اور صاف و خوشخط ہوں۔ تمام فہرستوں کا ایک ہفتہ کے اندر اندر مندرجہ ذیل پتہ پر پہونچنا ضروری ہے۔ عبد الرحمٰن احمدی اسسٹنٹ سکرٹری نیشنل لیگ۔ احمدیہ مسجد محلہ باغبانپورہ۔ شہر گوجرانوالہ

ایک پہرہ دار کی ضرورت

قادیان میں پہرہ کے لئے ایک مخلص۔ ہوشیار اور دیانتدار چوکیدار کی خدمات کی جلد ضرورت ہے۔ محکمہ فوج یا پولیس سے ریٹائرڈ امیدوار کو ترجیح دی جائے گی۔ خواہشمند احباب مع تصدیق عہدہ داران جماعت مقامی درخواستیں دفتر ہذا میں جلد بھجوا دیں۔ ناظر امور عامہ قادیان

محافظ اٹھرا گولیاں

اولاد کا کسی کو نہ دنیا میں داغ ہو
اس غم سے ہر بشر کو الٰہی فراغ ہو
پھولا پھلا کسی کا نہ برباد باغ ہو
دشمن کا بھی جہاں میں نہ گھر بے چراغ ہو

جن کے بچے چھوٹی عمر میں فوت ہو جاتے ہوں یا مردہ پیدا ہوں۔ یا حمل گر جاتا ہو۔ اس کو اٹھرا کہتے ہیں۔ اس بیماری کا مجرب نسخہ مولانا حکیم نورالدین صاحب رضی شاہی طبیب کا ہم بناتے ہیں۔ جو نہایت کارآمد اور بے بدل چیز ہے۔ ایک دفعہ منگا کر قدرت خدا کا زندہ کرشمہ دیکھیں۔

قیمت فی تولہ سوا روپیہ مکمل خوراک گیارہ تولہ یک مشت منگوانے والے سے ایک روپیہ فی تولہ لیا جائے گا۔

عبدالرحمٰن کاغانی اینڈ سنز
دواخانہ رحمانی قادیان پنجاب

ہندوستانی ممیرے کا سرمہ سیاہ و سفید

رجسٹرڈ نمبر ۱۷۵۷

یہ آنکھوں کی اکسیر و بےنظیر دوا ہے۔ سینکڑوں روپیہ کی دوائیں اچھے سے اچھے علاج جن بیماریوں میں فائدہ نہ دیتے تھے۔ اس سرمہ سے فائدہ ہوا۔ آنکھوں سے پانی بہنا۔ نگاہ کی کمزوری۔ رو ہے۔ کگرے۔ انکھ چینی۔ پرانی لالی۔ جالا۔ پھلی۔ چھپر۔ ناخونہ ایسے سخت امراض میں چند دن لگانے سے آنکھیں بھلی چنگی معلوم ہوتی ہیں۔

دماغی محنت کرنے والوں کی گرمی۔ جلن دور کر کے ٹھنڈک پہنچاتا ہے۔ تندرست آنکھوں کا نگہبان ہے نمونہ مفت منگوالو۔ اور آزمالو۔ قیمت فی تولہ عہ معہ خوبصورت سرمہ دانی وسلائی کے ۱۲ تولہ

سرمہ سفید قسم اعلیٰ سچے موتیوں و بیش قیمت ادویات سے مرکب نہایت سریع الاثر قیمت عـلـہ روپیہ تولہ

منگوانے کا پتہ:- **منیجر اودھ فارمیسی ہردوئی**

نوٹ:- مسافران ریل کی سہولت کو سٹیشن ہردوئی پر بھی یہ سرمہ فروخت ہوتا ہے۔

دستکاری کا سلور جبلی نمبر

رسالہ دستکاری بلی ماراں دھلی سے ۱۹۱۳ء میں جاری ہوا۔ اور ہزاروں بیکاروں کو سینکڑوں بیواؤں اور یتیموں کو لوگوں کی محتاجی سے بچا کر فارغ البال بنا دیا۔ اور بغیر سرمایہ کے دستکاریاں سکھائیں مسلمہ عملی رسالہ ہے۔ اس کا سالانہ چندہ پانچ روپے۔ فی پرچہ آٹھ آنہ اور سالانہ نمبر کی قیمت ایک روپیہ متعین ہے مگر اکتوبر کا رسالہ سالانہ نمبر کے بجائے سلور جبلی نمبر ہوگا کیونکہ دستکاری کی اکتوبر میں سلور جبلی ہے اس نمبر کی کئی سال سے طیاری ہو رہی تھی۔ اس نمبر کی قیمت ایک روپیہ کے بجائے سوا روپیہ ہوگی۔ اور جو اصحاب بذریعہ منی آرڈر قیمت روانہ کر دیں گے۔ ان کو پانچ روپیہ کے بجائے سوا دو روپیہ میں رسالہ دستکاری سال بھر تک ملے گا۔

یہ آخری اور پہلی رعایت ہے۔ اس لئے اس سے فائدہ اٹھانا چاہیئے۔ رسالہ کی کامیابی کا اس سے زیادہ کیا ثبوت ہے۔ کہ ۲۲ سال سے جاری ہے اور حضور نظام کے چار ہزار چھوٹے بڑے مدرسوں کے واسطے محکمہ تعلیم کا منظور شدہ ہے۔ اور ڈاکٹر شفیع احمد صاحب پی۔ ایچ۔ ڈی اس کے ایڈیٹر ہیں۔ جو امریکہ۔ انگلینڈ۔ جرمنی۔ جاپان کی ڈیڑھ سو دستکاریاں سکھلاتے ہیں۔

نیاز مند:- **منیجر دستکاری دھلی**

جبوب بواسیر خونی و بادی

خواہ کتنی پرانی بواسیر خونی یا بادی ہو۔ ان گولیوں کے استعمال سے پندرہ روز میں دور ہو جاتی ہے اور پھر کبھی نہیں ہوتی۔ نہایت مجرب دوا ہے صدہا مریض اچھے ہو چکے ہیں۔ آپ تجربہ کر کے دیکھیے۔ قیمت بھی بہت کم ہے۔ یعنی صرف دو روپیہ غیر معمولی دوا فروشوں کی ادویات سے

بچیئے! بچیئے!! بچیئے!!! بچیئے!!!!

ملنے کا پتہ:- **حکیم ثابت علی عالم تلنوی مقیم لانا**
روم صاحب محمود نگر متصل مقبرہ لکھنؤ

سُرمہ نُور (رجسٹرڈ)

قادیان کا قدیمی مشہور عالم اور بے نظیر تحفہ سرموں کا سرتاج نہایت ہی قابل قدر اور مقوی بصر ادویات کا مجموعہ۔ ضعف بصر۔ دھند۔ غبار۔ جالا۔ پھولا۔ ککرے۔ خارش۔ ناخونہ۔ پانی بہنا۔ اندھراتا۔ سرخی وغیرہ دور کر کے نظر کو بڑھاپے تک قائم رکھنے میں بے نظیر ہے۔ نمونہ ۱ھ کے ٹکٹ بھیج کر طلب کریں۔ قیمت فی تولہ ۱۰؎ ۶ ماشہ ۱۲؎

شفاخانہ رفیق حیات۔ قادیان پنجاب

امیر المومنین کا ارشاد

الفضل ۲۱ فروری ۱۹۳۳ء ہومیوپیتھک طریق علاج کی دریافت نے طبی دنیا میں ایک تغیر عظیم پیدا کر دیا۔ . . . . . اس طریق علاج سے بہت سے امراض جو لاعلاج سمجھے جاتے تھے۔ قابل علاج ثابت ہو گئے۔ اور طبی علوم میں بہت ترقی ہوئی۔

آپ بھی ہومیوپیتھک علاج کریں۔ مجھ سے مشورہ لیں۔

ایم۔ ایچ۔ احمدی چتوڑ گڑھ میواڑ

ہمارے آہنی خراس (بیل چکی) پر اڑھائی سو روپیہ (۲۵۰) سرمایہ لگا کر پچاس روپیہ ماہوار منافع حاصل کیجیے

تفصیلی حالات اور قیمتیں معلوم کر کے آپ یقیناً خوش ہونگے۔

علاوہ ازیں

شہرہ آفاق آہنی رہٹ (آبپاشی کا بہترین اور کم خرچ طریقہ) فلور ملز بیلنہ جات۔ انگریزی ہل۔ چاف کٹر۔ بادام روغن۔ سیویاں قیمے اور چاولوں کی مشینیں۔ زراعتی آلات و دیگر مشینری منگانے کے لئے ہماری باتصویر فہرست مفت طلب کیجیے۔

اصلی اور اعلیٰ مال منگانے کا قدیمی پتہ

ایم۔ اے۔ رشید اینڈ سنز
انجینئرز۔ بٹالہ۔ پنجاب

ہندوستان اور ممالک غیر کی خبریں!

لنڈن ۹ ستمبر۔ ٹریڈ یونینوں کی نیشنل فیڈریشن اور سیکنڈ انٹرنیشنل کے وفد نے مسٹر انتھونی ایڈن وزیر لیگ کونسل سے اپیل کی ہے۔ کہ وہ ہر ممکن طریق سے صلح کی کوشش کریں۔ ان دونوں جماعتوں نے اٹلی کی جارحانہ پالیسی کی بھی مذمت کی ہے۔ دیگر بارہ ملکوں کے وفود کی طرف سے بھی ان کی حکومت کے نمائندوں کو اسی قسم کے ریزولیوشن دیئے گئے ہیں باایں ہمہ جنگ کا ہونا یقینی نظر آتا ہے۔ اٹلی اس شکست کا جو چالیس سال ہوئے ایبے سینیا نے اٹلی کو اڈوا کے مقام پر دی تھی۔ بدلہ لینا چاہتا ہے۔

سکندریہ ۹ ستمبر۔ چوبیس جنگی جہاز اور ایک معالجی جہاز اسکندریہ بھیجے گئے ہیں۔ ایر فورس کے طیارے بھی اسکندریہ کے قرب وجوار میں گشت لگا رہے ہیں

عدیس آبابا ۹ ستمبر۔ اطالیہ نے اپنی افواج کو ایرٹریا میں داخل ہونے کا حکم دیا ہے۔ اور یہ اطالیہ کی طرف سے جارحانہ پیش قدمی خیال کی جاتی ہے ایبے سینیا کے بہت سے اضلاع سے اطلاع موصول ہوئی ہے۔ کہ اطالوی افواج سرحد پر جمع کی جا رہی ہیں

بٹن روگ (امریکہ) ۹ ستمبر۔ سینیٹر ہیوے لانگ پر جنہوں نے حال ہی میں اعلان کیا تھا۔ کہ وہ لبرل پارٹی کے انڈی پنڈنٹ ٹکٹ پر ۱۹۳۶ء میں صوبجات متحدہ امریکہ کی جمہوریت کا صدر بننے کی کوشش کریں گے۔ گورنمنٹ پارلیمنٹ ہاؤس میں کسی نامعلوم الاسم آدمی نے گولی چلا دی۔ جس سے وہ خطرناک طور پر زخمی ہو گئے۔

شملہ ۹ ستمبر۔ ایک سرکاری کمیونک مظہر ہے۔ کہ ہزارہ سرحد پر اور نبیلہ جھنڈ کے خلاف چند یوم سے افواج کی نقل و حرکت کی جا رہی ہے۔ اور یہ اقدام بطور حفظ ماتقدم ہے۔

لنڈن ۹ ستمبر۔ معلوم ہوا ہے۔ کہ مسٹر جارج لینز بری جو لیبر پارٹی کے لیڈر ہیں۔ پارٹی کے تنازعہ ایبے سینیا اور جمعیۃ اقوام کے متعلق رویہ سے اختلاف کی بناء پر لیڈرشپ سے مستعفی ہو جائیں گے۔

طہران ۹ ستمبر۔ حکومت ایران نے شمالی ایران میں ریلوے لائن بچھانے کا ٹھیکہ ایک اطالوی کمپنی کو دیا تھا۔ مگر اطالیہ کی متشددانہ پالیسی کے پیش نظر حکومت نے اس ٹھیکہ کو منسوخ کر دیا ہے۔ اب حکومت ریل کی تکمیل خود کرے گی۔

برلن ۹ ستمبر۔ جرمنی میں فصلوں کی تباہی کی وجہ سے کاشتکاروں میں سخت ہیجان پھیلا ہوا ہے۔ حکومت کے خلاف بغاوت پیدا ہونے کا خطرہ ہے۔

روما ۹ ستمبر۔ اطالوی بحری جنگی بیڑہ جو ستر جہازوں کشتیوں اور ہوائی طیاروں پر مشتمل ہے سسلی اور افریقہ کے درمیان ساحل کے ساتھ ساتھ جنگ آموزی کی خفیہ مشق کر رہا ہے۔ افواہ ہے کہ یہ جنگی تیاری برطانیہ سے نبرد آزما ہونے کا پیش خیمہ ہے۔

نتھیا گلی ۹ ستمبر۔ حکومت کا ایک اعلان مظہر ہے۔ کہ فوج میں سیدوں اور پٹھانوں کی بھرتی پر کوئی قیود عائد نہیں سیدوں کو باقاعدہ فوج میں بھرتی کیا جاتا ہے۔ اور مختلف اضلاع کے پٹھان بھی فوج میں بھرتی ہیں۔

لاہور ۹ ستمبر۔ ملک لال دین قیصر صدر مجلس اتحاد ملی نے اعلان کیا ہے۔ کہ ۲۰ ستمبر کو یوم احتجاج آئینی طور پر منایا جائے گا۔ اس میں سول نافرمانی کو ہرگز دخل نہیں۔ اس روز جو کانفرنس سید جماعت علی شاہ بلائیں گے۔ اس میں سول نافرمانی کی ضرورت یا عدم ضرورت کا فیصلہ ہوگا۔

شملہ ۹ ستمبر۔ آج اسمبلی کے اجلاس میں مسودہ قانون ترمیم ضابطہ فوجداری پر بحث و تمحیص ہوئی۔ سر محمد یعقوب نے کہا۔ کہ پریس کے ذریعہ سے فرقہ وارانہ آگ کو ہوا دی جاتی ہے۔ اور اگر بل کو مسترد کر دیا گیا۔ تو ایوان اس قانون میں اصلاح سے محروم رہ جائے گا۔

امرتسر ۹ ستمبر۔ اخبار احسان ۱۱ ستمبر لکھتا ہے۔ راولپنڈی مسلم کانفرنس نے مسجد شہید گنج کے واپس لینے کے لئے سول نافرمانی شروع کرنے کا فیصلہ کیا ہے۔ مجلس احرار نے اس کی مخالفت شروع کر دی ہے۔ اور وہ ۲۰ ستمبر کے یوم احتجاج میں شریک نہیں ہوگی۔

لاہور ۸ ستمبر۔ معلوم ہوا ہے۔ کہ مقتدر مسلم وکلا حکومت سے مطالبہ کریں گے کہ مسجد شہید گنج کے مقدمہ کی سماعت کے لئے ایک ٹریبونل مقرر کیا جائے۔ اور استغاثہ کی کارروائی ایک ہفتہ کے اندر شروع ہو جائے۔

لنڈن ۹ ستمبر۔ جمعیت اقوام اسمبلی میں سر سیموئل ہور وزیر خارجہ برطانیہ تنازعہ ابی سینیا پر پوری شرح و بسط سے بحث کریں گے۔ لیکن عام جرح و قدح کی زیادہ امید نہیں۔ کیونکہ دول خمسہ اٹلی اور ایبے سینیا کے درمیان ایک قابل قبول تصفیہ کی کوشش میں مصروف ہوں گے۔

لنڈن ۸ ستمبر۔ آج دو طیارے بلیک پول کے قریب فضا میں ایک دوسرے سے ٹکرا گئے۔ ایک طیارہ ٹکر کھاتے ہی زمین پر گر پڑا۔ اور جس مکان کے قریب گرا۔ اس میں آگ لگ گئی۔

شنگھائی (بذریعہ ڈاک) چین میں سیلاب کی تباہ کاریوں سے ۲ لاکھ آدمی لقمۂ اجل ہوئے۔ مویشیوں اور جائداد کا نقصان اس کے علاوہ ہے۔

بلگریڈ (البانیہ) ۸ ستمبر۔ شاہ زوگو کے خلاف البانیہ کے عیسائیوں نے بغاوت کر دی ہے۔ بغاوت کو فرو کرنے کے لئے مارشل لاء نافذ کر دیا گیا ہے۔ باغیوں نے متعدد سرکاری عمارتیں جلا دی ہیں۔ سرکاری افواج اور باغیوں کے درمیان لڑائی کے نتیجہ میں ایک سو سے زائد اشخاص ہلاک و مجروح ہوئے۔

شملہ ۹ ستمبر۔ آج اسمبلی میں مسٹر گریگ نے ایک سوال کا جواب دیتے ہوئے کہا۔ کہ حکومت نے رصد گاہوں کے ڈائرکٹر جنرل کا مشورہ لیا ہے۔ ان کی رائے ہے کہ آنے والوں زلزلوں کے متعلق انتباہ دینے کا کوئی طریقہ نہیں۔

واشنگٹن ۸ ستمبر۔ نیویارک کے ایک مجسٹریٹ نے پانچ ملزموں کو جو ایک بلوہ کے سلسلہ میں گرفتار ہوئے تھے۔ بری کرتے ہوئے اپنے فیصلہ میں ہٹلر کی حکومت کی مذمت کی تھی۔ جرمن سفیر نے مجسٹریٹ کے ریمارکس کے خلاف پر زور پروٹسٹ کیا ہے۔

عدیس آبابا ۹ ستمبر۔ شاہ حبشہ نے ملک کے تمام بیکاروں کے نام حکم جاری کیا ہے۔ کہ وہ جلد از جلد فوج میں بھرتی ہو جائیں۔

امرتسر ۱۰ ستمبر۔ گندم حاضر ۲ روپے ۳ آنے چھ پائی۔ نخود حاضر ۲ روپے ۶ پائی۔ سونا دیسی ۳۵ روپے ۱۲ آنے چاندی دیسی ۵۷ روپے ہے۔

لاہور ۹ ستمبر۔ آئندہ پنجاب لیجسلیٹو اسمبلی کے لئے خواتین ووٹروں کی تعداد جو رجسٹر ووٹران میں درج ہو چکی ہے۔ ۵۰۸۰۳ ہے۔ شہری خواتین ووٹر ۱۰۳۹۸ ہیں۔ دیہاتی ووٹر ۴۰۴۰۵ ہیں۔

معاصر "البلاغ" کی ایک اطلاع مظہر ہے۔ کہ فلسطین میں تحریک اشتراکیت عروج پر ہے۔ بہت سے لوگ اس تحریک میں حصہ لینے کی پاداش میں گرفتار ہو چکے ہیں

الہ آباد ۹ ستمبر۔ معلوم ہوا ہے۔ کہ پنڈت جواہر لال نہرو نئے دستور اساسی کے ماتحت عہدے قبول کرنے کے حق میں ہیں۔

شملہ ۹ ستمبر۔ لنکا شائر ٹیکسٹائل ڈیوٹی کا فیصلہ کرنے کے لئے ٹیرف بورڈ کے ممبران کے متعلق فیصلہ ہو گیا ہے۔ مسٹر الیگزینڈر بورڈ کے صدر ہوں گے۔ اور مسٹر رحمت اللہ اور راماسوامی ممبر ہوں گے

امرتسر ۹ ستمبر۔ ماسٹر تارا سنگھ نے اعلان شائع کیا ہے۔ کہ سکھ کسی حالت میں بھی مسجد شہید گنج کو نہیں چھوڑ سکتے۔ اسلئے مسلمان بیفائدہ ایجی ٹیشن کر رہے ہیں۔

(عبدالرحمٰن قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھاپا اور قادیان سے ہی شائع کیا) ایڈیٹر غلام نبی